

خصوصی پیش کش امسال 250 سالہ عرس مبارک حضرت بھم بھم صاحبؒ

اسد المشائخ

سوانح عمری مع اجداد

حضرت سید شاہ سجاد باشا قادری اعلیٰ اللہ مقامہ

تحقیق و تدوین

قطمیر غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ و لطیف لا ابالی رحمۃ اللہ علیہ

ڈاکٹر سید عبدالمہیمن قادری لا ابالی الجیلانی سجاد محی الدین

سجادہ نشین رابع بارگاہ حضرت و تذکرہ المعروف پتھر والے صاحب۔ حیدر آباد

—: زیر اہتمام:

سید محمد غوث باشا قادری سجادہ نشین و سید شاہ محمد غازی قادری و سید شاہ محمد غازی قادری

سید عبدالمستعان قادری لا ابالی الجیلانی (داماد حضرت اسد المشائخ)

Hazrat Haadi-E-Deccan, Library & Research Institute, Hyderabad



بسم الله الرحمن الرحيم

بفیض روحانی حضور غوث صمدانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

و حضرت سید شاہ نبی شاہ قادری بہم بہم پیر علیہ الرحمۃ والرضوان

خصوصی پیش کش اس سال 250 سالہ عرس مبارک حضرت ہم ہم صاحب

اسد المشائخ

سوانح عمری مع اجداد

اسد المشائخ حضرت سید شاہ سجاد باشا قادری اعلیٰ اللہ مقامہ

تحقیق و تدوین

قطمیر غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ولطیف لا ابالی رحمۃ اللہ علیہ

ڈاکٹر سید عبدالمہیمن قادری لا ابالی الجیلانی سجاد محی الدین

سجادہ نشین رابع بارگاہ حضرت و تدوین المعروف پتھر والے صاحب - حیدرآباد

کامل التفسیر - کامل الحدیث - کامل التاريخ - جامعہ نظامیہ - ایم اے (عربی - فارسی - اردو) - MLIS

زیر اہتمام فرزند ان حضرت ممدوح

سید شاہ محمد غوث باشا قادری سجادہ نشین اسد المشائخ و حضرت ہم ہم پیر

و سید شاہ محمد غزالی قادری و سید شاہ محمد غازی قادری

سید عبدالستعان قادری لا ابالی الجیلانی (داماد حضرت اسد المشائخ)

کتاب کے بارے میں

یکے از مطبوعات دار الہدی سلسلہ نمبر 216
حضرت ہادی دکن لائبریری اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی تحقیق نمبر 115
محقق ومدون کی کتاب نمبر 185

نام کتاب	:	اسد الملتاح
محقق ومدون	:	ڈاکٹر سعید عبدالمجید قادری لاہوری الجیلانی
تعداد صفحات	:	120
تعداد اشاعت	:	1000
قیمت	:	200
کتابت	:	محمد جاوید صاحب درمیان دار الہدی
سرورق	:	حافظ محمد اقبال اللہ صاحب اقبال گنج
اشاعت	:	مطبع دار القیام
ناشر	:	دار القیام بیروت 486-487

بارگاہ حضرت عبدالعزیز صاحب
سکرٹری محمد اقبال اللہ صاحب
1000 1000 1000 1000
1040-52432-10433
10091-10398-10543

رسم اجراء بدست

حضرت سیدہ سعیدہ بی بی صاحبہ۔ زوجہ حضرت اسد المشائخؒ

حقوق

اس کتاب کے مکمل حقوق مطبوعات دار الہدیٰ بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب مستعد پورہ، کاروان، حیدرآباد کے حق میں محفوظ ہیں کوئی فرد ناشر، مطبع یا کمیٹی، تنظیم یا اسد المشائخ کے افراد خاندان ادارہ دار الہدیٰ پبلیشر کی اجازت کے بغیر کتاب یا کسی حصہ کو طبع کرنے کی زحمت نہ فرمائیں۔ ورنہ قانونی چارہ جوئی کی جائے گی اور جرمانہ 20,00,000 (بیس لاکھ روپے) عائد کیا جائے گا جو سنہ 2021 عیسوی کے لئے مختص ہوگا۔ یکم جنوری 2022 سے اس جرمانہ میں ہر سال ایک لاکھ (1,00,000) روپے کا اضافہ کیا جاتا رہے گا۔

اس کتاب کے متعلق کسی بھی قسم کی عدالتی کارروائی صرف حیدرآباد کی عدالت میں کی جائے گی۔

ملنے کے پتے

مکتہ ہادی دکن و صفۃ التحقیق۔ دار الہدیٰ - بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب۔

غوث اعظم ہائی اسکول - درگاہ حضرت بہم نہم صاحب - کونڈاپیٹ بنگانہ پلی

سید محمد غوث باشاہ قادری سجادہ نشین - 0091-9440223814

سید شاہ محمد غازی قادری - 0091-8142814345

سید شاہ محمد غازی قادری - 0091-8688851483

کتاب کے بارے میں

یکے از مطبوعات دارالہدی سلسلہ نمبر 216

حضرت ہادی دکن لائبریری اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی تحقیق نمبر 115

محقق ومدون کی کتاب نمبر 185

اسدالشاخ	:	نام کتاب
ڈاکٹر سید عبدالمہیمن قادری لا ابالی الجیلانی	:	محقق ومدون
120	:	تعداد صفحات
1000	:	تعداد اشاعت
200	:	قیمت
محمد جاوید صاحب در مطبع دارالہدی	:	کتابت
حافظ محمد انوار اللہ صاحب۔ انور گرافکس	:	سرورق
مطبع دارالہدی	:	اشاعت
دارالہدی پبلیشر 486-4-13	:	ناشر
بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب	:	
مستعد پورہ، کاروان، حیدرآباد۔	:	
500 006۔ تلنگانہ اسٹیٹ۔ الہند۔	:	
فون نمبر: 040-2482 9438	:	
0091-9396354301	:	

ISBN No. **978-93-91272-02-6**

رسم اجراء بدست

حضرت سیدہ سعیدہ بی بی صاحبہ۔ زوجہ حضرت اسدالمشاخؒ

حقوق

اس کتاب کے مکمل حقوق مطبوعات دارالہدیٰ بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب مستعد پورہ، کاروان، حیدرآباد کے حق میں محفوظ ہیں کوئی فرد ناشر، مطبع یا کمیٹی، تنظیم یا اسدالمشاخ کے افراد خاندان ادارہ دارالہدیٰ پبلیشر کی اجازت کے بغیر کتاب یا کسی حصہ کو طبع کرنے کی زحمت نہ فرمائیں۔ ورنہ قانونی چارہ جوئی کی جائے گی اور جرمانہ 20,00,000 (بیس لاکھ روپے) عائد کیا جائے گا جو سنہ 2021 عیسوی کے لئے مختص ہوگا۔ یکم جنوری 2022 سے اس جرمانہ میں ہر سال ایک لاکھ (1,00,000) روپے کا اضافہ کیا جاتا رہے گا۔

اس کتاب کے متعلق کسی بھی قسم کی عدالتی کارروائی صرف حیدرآباد کی عدالت میں کی جائے گی۔

ملنے کے پتے

مکتہ ہادی دکن و صفۃ التحقیق۔ دارالہدیٰ - بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب۔

غوث اعظم ہائی اسکول - بارگاہ حضرت بھم بھم صاحب - کونڈاپیٹ بنگانہ پلی

سید محمد غوث باشاہ قادری سجادہ نشین - 0091-9440223814

سید شاہ محمد غازی قادری - 0091-8142814345

سید شاہ محمد غازی قادری - 0091-8688851483

فہرست

نشان سلسلہ	عنوان	صفحہ
۱	اشک نامہ - محقق ومدون	8
۲	قطعہ تاریخ سنہ اشاعت ہجری و عیسوی - از محقق	13
۳	شجرہ نسب	14
۴	شجرہ خلافت	24
۵	تذکرہ اجداد حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ	32
۶	تذکرہ حضرت سید عبدالستار ہادی عشاقی قدس اللہ سرہ (چچگری)	33
۷	تذکرہ حضرت سید شاہ میراں محی الدین قادری قدس اللہ سرہ	36
۸	تذکرہ حضرت سید شاہ ابوالحسن قادری قدس اللہ سرہ	37
۹	تذکرہ حضرت سید شاہ نبی شاہ قادری قدس اللہ سرہ - حصہ صاحب اول	37
۱۰	تذکرہ حضرت سید عبدالستار قادری ثانی قدس اللہ سرہ - حصہ صاحب دوم	39
۱۱	تذکرہ حضرت سید قادری محی الدین قادری قدس اللہ سرہ - حصہ صاحب سوم	40
۱۲	تذکرہ حضرت سید عبدالرزاق قادری قدس اللہ سرہ - حصہ صاحب چہارم	40
۱۳	تذکرہ حضرت سید قادری محی الدین قادری قدس اللہ سرہ - حصہ صاحب پنجم	41
۱۴	تذکرہ حضرت سید عبدالستار قادری ثالث قدس اللہ سرہ - حصہ صاحب ششم	42

43	تذکرہ حضرت سید سلطان محی الدین قادری قدس اللہ سرہ۔ ہم نم صاحب ہفتم	۱۵
44	تذکرہ حضرت سید محی الدین باشاہ قادری قدس اللہ سرہ	۱۶
46	تذکرہ حضرت اسدالمشاخ سید سجاد باشا قادری قدس اللہ سرہ۔ ہم نم صاحب ہشتم	۱۷
47	بیعت و خلافت	۱۸
48	اخلاق و عادات	۱۹
49	علمی و ادبی دورے	۲۰
49	اطوار، کردار، گفتار، معیار	۲۱
53	خانقاہی خدمات	۲۲
55	مستجاب الدعوات	۲۳
55	تعمیرات	۲۴
58	خوارق و عادات	۲۵
59	پیشن گوئیاں	۲۶
60	اسفار۔ بیرون ملک	۲۷
63	اسفار۔ اندرون ملک	۲۸

63	مریدین و معتقدین	۲۹
64	وعظ و نصیحت	۳۰
65	صدر چوکنڈی - فقراء و فاعیہ	۳۱
66	زوجہ محترمہ	۳۲
67	خلف اکبر و جانشین سید شاہ محمد غوث باشا قادری بہم بہم صاحب - نہم	۳۳
68	فرزند دوم - سید شاہ محمد غزالی قادری	۳۴
69	تیسرے صاحبزادے - سید شاہ محمد غازی قادری	۳۵
69	بنت نیک بخت	۳۶
70	وصال	۳۷
74	تغییل	۳۸
75	تکفین	۳۹
76	نماز جنازہ	۴۰
77	تدفین	۴۱
78	فاتحہ سوم	۴۲

78	فاتحہ اربعین	۴۳
79	مزار کی تفصیل	۴۴
80	لوح مزار	۴۵
81	تفصیلات عرس اکبر۔ حضرت بہم بہم صاحب اول	۴۶
82	تفصیلات عرس اصغر	۴۷
83	حضرت اسدالمشاخؒ ”بحیثیت شاعر	۴۸
85	نعت شریف از: حضرت اسدالمشاخؒ قدس اللہ سرہ	۴۹
98	منقبت از: حضرت اسدالمشاخؒ قدس اللہ سرہ	۵۰
100	منقبت در شان حضرت اسدالمشاخؒ ”۔ از محقق و مدون کتاب ہذا	۵۱
102	منقبت در شان حضرت اسدالمشاخؒ ”۔ از داماد حضرت اسدالمشاخؒ	۵۲
104	منقبت در شان حضرت اسدالمشاخؒ ”۔ از محمد اسلم احقر صاحب	۵۳
105	تصاویر۔ چند یادگاریں	۵۴

اشک نامہ

الحمد لله الذى وكفى۔ والصلوة والسلام على عباده الذين اصطفى۔
 خصوصاً على سيدنا ونبينا ومولانا محمد بن المصطفى صل الله عليه و اله وسلم
 وعلى اله واصحابه وازواجه وذريته واهل بيته الى اهل التقي والنقى۔
 اما بعد۔

حضرت نور العارفين اسد المشائخ سيد شاہ سجاد باشاہ قادری قدس اللہ سرہ سے
 ہماری پہلی ملاقات ہمارے ہی گھر پر ہوئی وہ اپنی بہن کی لڑکی کے رشتہ کے متعلق
 دریافت و معلومات صحیحہ کے حصول کے سلسلہ میں آئے تھے۔

پھر ایک سال بعد ہم نے انھیں سالانہ عرس مبارک کے موقع پر یاد کیا۔ وہ
 بحیثیت مہمان خصوصی شرکت فرمائے اسی دوران ہمارے تیسرے برادر سید عبدالمستعان
 قادری کی نسبت کے لئے اُن دنوں میں کوششیں عروج پر تھیں۔ شاید کسی مرید سے یہ
 بات حضرت کے کان تک پہنچی اور آپ نے پیغام بھجوایا۔

ہم چوں کہ حضرت کو قریب سے دیکھ چکے تھے لہذا فوراً سب تیار ہو گئے اور چند
 دن بعد بنگانہ پلے روانہ ہوئے۔

وہاں پہنچ کر ایک روز آپ کے گھر مقیم رہے۔ تفصیلی مشاہدہ کے بعد سب مزید
 مطمئن ہو گئے اور رشتہ طے کر دیا۔ ایک سال بعد شای کی بات طے پائی۔

اب اس کے بعد قربت سے خلوص، خلوص سے محبت، محبت سے عقیدت کی
 منازل طے ہوتی چلی گئیں اور آخر کار یہ سب ایک جدید خاندانی رشتہ میں تبدیل ہو گیا۔

رشتہ اور شادی کے درمیان گزرنے والے ایک سال کے دوران بے شمار اُتار اور چڑھاؤ آتے رہے، چندا شرار کی شرارتیں، حاسدین کے حسد کے انکارے رکاوٹ بننے کے لئے زندگی کی راہوں میں بے شمار آتے رہے لیکن حضرت اسد المشائخ کی شخصیت میں موجود مندرجہ ذیل صفات نے عزم مصمم کی چٹان کو کھسکنے سے محفوظ رکھا۔

حضرت اسد المشائخ میں بلند بینی، بہترین دانشمندی، اعلیٰ ظرفی، جذبہ دین پروری، مثبت فکر و عمل، خلوص ولہیت اور دین داری وغیرہ جیسی صفات حسنہ کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔ آپ نے ان صفات کو اپنے اندر یونہی نہیں رکھا بلکہ اپنے آپ کو ان صفات کا حامل بنایا اور اپنے اہل خانہ، مریدین و معتقدین کو بھی تربیت و تلقین کرتے رہے۔ اوراد و وظائف کی تلاوت، ازکار و عملیات کی چلہ کشی، ہر دم رجوع الی اللہ کی فکر میں دامن گیری، چھوٹے سے شفقت اور ہر بڑے سے ادب و احترام سے ملنا، علماء و مشائخ کا اکرام و انعام ملحوظ خاص رکھنا۔ بالکل سیدھے سادھے لباس و انداز میں کہیں بھی پہنچ جانا، مسلک حق اہل سنت و الجماعت کے کسی بھی فرد کا کہیں بھی اور کسی بھی مسلک و عقائد والوں سے اختلاف ہونے کی اطلاع پا کر فوراً پہنچ جانا اور جھگڑے کا کسی بھی طرح سے خاتمہ کرنا، خانقاہوں کی محافل میں ادب و احترام سے حاضر ہونا، اپنے مخالفین کی بھی بدگوئی کرنے سے پرہیز کرنا، ہر قسم کے تنازعات و اختلافات سے دور و نفور رہنا، ہمیشہ امن و سلامتی کے علم بردار رہنا، اقرباء یا کسی کی بھی معاندانہ و جارحانہ تنقیدوں اور پھکڑ پین کا کبھی جواب نہ دینا، کسی بھی معاملہ میں غلو، بغاوت یا تشدد سے کوسوں دور رہنا، ہر دینی یا دنیوی کام کرنے والوں سے ہمیشہ خوش رہنا اور والہانہ انداز میں حوصلہ افزائی کرنا، حتی الامکان کسی کی بھی اور ہر طرح سے مدد کرنا اور یہ بات اپنے ہی دوسرے ہاتھ کو معلوم نہ ہونے دینا، خصوصاً دین کے خدمتگاروں کی امداد کے لئے قطعی دریغ نہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔

خامہ سجاد سے لکھی جانے والی خصوصیات کی علاوہ اس جیسی بے شمار صفات کے وہ

حامل تھے۔

یہ تمام باتیں سنی سانی نہیں ہیں بلکہ راقم الحروف کا خود ذاتی مشاہدہ ہے۔ اسی لئے آج میرے اشک سیاہی بن کر قلم کے ذریعے قرطاس کی زینت بن رہے ہیں۔
اس دوران میرے جذبات کی عکاسی کرنے والے یہ اشعار پیش کر رہا ہوں جو میرے استاذ محترم آفتاب سخن سردار سلیم صاحب کے لکھے ہوئے ہیں۔

اتاہ تیرگی کی رہ میں آفتاب چھوڑ کر
و پڑھتے پڑھتے اٹھ گیا کھلی کتاب چھوڑ کر
پلک پلک چنے تھے جو سمندروں کی گود سے
چلا گیا ہے ریت میں وہ سارے خواب چھوڑ کر
برس کے رک گیا عظیم بارشوں کی طرح وہ
جبین سنگ پر نشانِ انجراب چھوڑ کر
خیال و خواب کے خلاے بے کراں میں جا بسا
زمین پر تجلیوں کا انتخاب چھوڑ کر
کسی نے جیسے مہر بند کر دیا ہو اس کو
حصارِ آتشیں میں باد و خاک و آب چھوڑ کر
بیاض عشق کے ورق سمیٹ کر چلا گیا
قلوب عاشقان میں ایک اضطراب چھوڑ کر
تھمادیا بنام شوق ایک سادہ سا ورق
سلیم سُرخ حاشیے میں انتساب چھوڑ کر

دل کا اپنے پہلو میں دھڑکنا بھول جانا ، قیامت سر سے گزر جانا ، دل پارا پارا

ہونا ، ہوش و حواس کھودینا ، رگوں کا خوں منجمد ہو جانا الغرض اردو زبان کے یہ تمام محاورے پڑھنے میں تو آئے تھے لیکن ان کے معانی و مطالب کا احساس اُس وقت ہوا جب ہم ہماری درگاہ شریف میں بیٹھے اپنے ایک استاذ سے علم و فن کے حصول و ادراک میں محو تھے کہ اچانک برادر ثانی دوڑتے ہوئے آئے اور کہا کہ ابھی ابھی فون آیا ہے کہ سجاد باشا صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔ ان للہ وان الیہ راجعون -

ہمیں اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔ ہم نے کہا میاں آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں اسی دوران برادر ما کے آنکھوں سے اشک نمودار ہو گئے۔ ہم نے فوراً استاذ محترم کو تمام تفصیل سے آگاہ کیا اور وہ بھی غمگیں ہو گئے۔

حضرت اسدالمشاخؒ بے پناہ محبتوں کے بادل کی طرح تھے۔ اُن کے بے شمار دوست تھے لیکن انہیں ہم سے بے تکلفی تھی۔ ان کے رشتوں کی اپنی نزاکتیں اور حدیں تھیں جن سے تجاوز کرنا انہیں بالکل بھی پسند نہ تھا تاہم اہل خانہ کے علاوہ انہوں نے اپنی زندگی کا راز دار اگر کسی کو بنایا تھا تو وہ ہم میں ہی تھے۔ کسی کے گھر کو اپنا گھر، کسی کی تحریک کو اپنی تحریک، کسی کے کام کو اپنا کام، کسی کے مشن کو اپنا مشن مانا تو وہ ہم ہی تھے۔ کسی کی تعریف کو اپنی تعریف، کسی کی توصیف کو اپنی توصیف، کسی کے بُرائی کو اپنی بُرائی، کسی کی مخالفت کو اپنی مخالفت سمجھتے تو یہ بھی ہمارے ہی حصہ میں تھا۔

اب ان کی ہر بات گویا ذہن کے کونے کونے سے نکل کر سامنے آرہی تھی ان کا مسکرانا، ان کا مشورہ کرنا، ان کا گفتگو کرنا، کسی بھی پریشانی کی بات سن کر ڈھارس باندھنا وغیرہ وغیرہ گویا دماغ کی کائنات میں جیسے ایک زلزلہ سا آگیا ہو اور وہ زمین کے اندر کی ایک چیز کو نکال باہر کر رہا ہو۔ اللہ اکبر۔

بہر حال ہم نے اپنے چند جذبات کا اظہار اس کتاب کے پیش لفظ بنام ”اشک نامہ“ تحریر کرنے کی ہمت کی ہے۔

اس کتاب میں آپ ایک صوفی باصفا، درد مند دل کے مالک، اجداد کے مشن کو اپنا

اوڑھنا، بچھونا بنانے والی بے مثال شخصیت کی سیرت اور احوال پڑھیں گے۔
ہم نے اپنے وطیرہ کے مطابق من گھڑت واقعات، لغویات بے جالفطیات سے
حتی الامکان اجتناب کیا ہے۔

یہاں یہ تذکرہ بے جا نہ ہوگا کہ فن تاریخ گوئی کی 225 صنعتوں کی تحقیق پر ہم
نے ایک کتاب لکھی ہے اور فن تاریخ گوئی میں 75 صنعتوں کو ایجاد بھی کیا ہے۔

ان ہی صنعتوں میں سے ایک صنعت بنام ”صنعت مہمین“ جس کے قاعدہ
کے مطابق ایک قطعہ یار بائی میں ۴۲ سنہ برآمد کئے جاتے ہیں۔

حضرت اسد المشائخؒ کی سنہ ولادت ہجری و عیسوی اور سنہ وصال ہجری و عیسوی
ہم نے اسی صنعت میں برآمد کیا ہے جو لوح مزار پر کندہ ہے۔

(اس کتاب میں ”لوح مزار“ کے عنوان سے ملاحظہ فرمائیں)

اس کتاب کی تحریر کا آغاز ہم نے بتاریخ ۷ محرم الحرام ۱۴۴۳ھ 17 اگست
2021ء بروز سنہ شنبہ بعد نماز ظہر کیا اور الحمد للہ ۹ محرم الحرام ۱۴۴۳ھ ہجری مطابق 19
اگست 2021ء بروز پنجشنبہ ۱۱ بجے شب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تکمیل کر دیا۔

ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نور عرشہ سیدنا محمد والہ و اصحابہ اجمعین

الیوم الدین والحمد رب العالمین -

از۔

خادم العلم والعلماء

قطمیر غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ و لطیف لا ابالی رحمۃ اللہ علیہ

ڈاکٹر سید عبدالمہمین قادری لا ابالی الجیلانی

سجادہ نشین بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب۔ حیدرآباد

۹ محرم الحرام ۱۴۴۳ھ مطابق 19 اگست 2021ء شب جمعہ۔ 11.30 بجے شب۔

قطرہ تاریخ سنہ اشاعت

۱۴۴۲ ہجری۔ 2021 عیسوی

در صنعت صدیقؑ

سجاد ہے یہ صنعت صدیق کا کمال
ہجری و عیسوی میں ہے تاریخ معتبر
ارض دُرود جاے منور ہدی فتوح
خیر البشر کی آل ہے سجاد شکر ور

مصرع ثالث ۱۴۴۳ ہجری

مصرع رابع 2021 عیسوی

شجرۂ نسب

نور العارفین حاجت روائے بندگان خدا جگر گوشہ حضرت ستارہ ہادیؒ و حضرت بہم
 بہم پیر قاطع و ہابیت ناشر نیت اسد المشائخ حضرت مولانا سید شاہ سجاد باشاہ قادری علیہ
 الرحمہ سادات حسنی میں سے ہیں۔

(1) سید غوث باشا قادری بہم بہم صاحب (نہم) و سید غزالی باشا قادری و سید غازی قادری

ابن

(2) حضرت اسد المشائخ سید شاہ سجاد باشا قادری بہم بہم صاحب (ہشتم) علیہ الرحمہ

ابن

(3) حضرت سید شاہ محی الدین باشا قادری علیہ الرحمہ

ابن

(4) حضرت سید شاہ سلطان محی الدین قادری بہم بہم صاحب (ہفتم) علیہ الرحمہ

ابن

(5) حضرت سید عبدالستار قادری بہم بہم صاحب (ششم) علیہ الرحمہ

ابن

(6) حضرت سید شاہ محی الدین باشاہ قادری بہم بہم صاحب (پنجم) علیہ الرحمہ

ابن

(7) حضرت سید شاہ عبدالرزاق قادری بہم بہم صاحب (چہارم) علیہ الرحمہ

ابن

(8) حضرت سید شاہ قادری الدین قادریؒ ہم ہم صاحب (سوم) علیہ الرحمہ

ابن

(9) حضرت سید شاہ عبدالستار قادریؒ ہم ہم صاحب (دوم) علیہ الرحمہ

ابن

(10) حضرت سید شاہ نبی شاہ قادری المعروف ہم ہم پیر (اول) قدس اللہ سرہ

ابن

(11) حضرت سید شاہ ابوالحسن قادری قدس اللہ سرہ

ابن

(12) حضرت سید شاہ میراں محمد الدین قادری عرف میراں ہادی قدس اللہ سرہ

ابن

(13) عشاقی محمد حضرت سید شاہ عبدالستار ہادی قادری عشاقی قدس اللہ سرہ

ابن

(14) حضرت سید شاہ میراں محمد اشرف قادری عرف پیر محمود شاہ قدس اللہ سرہ (مزار بمزدوج کجرات)

ابن

(15) حضرت سید شاہ ابوالحسن قادری قدس اللہ سرہ

ابن

(16) حضرت سید شاہ سلطان قادری قدس اللہ سرہ

ابن

(17) حضرت سید شاہ علی قادری قدس اللہ سرہ

ابن

(18) حضرت سید شاہ جلال الدین قادری قدس اللہ سرہ

ابن

(19) حضرت سید شاہ ظہیر الدین قادری قدس اللہ سرہ

ابن

(20) حضرت سید شاہ ابوالقاسم قادری قدس اللہ سرہ

ابن

(21) حضرت سید شاہ ابوالحسن قادری قدس اللہ سرہ

ابن

(22) حضرت سید شاہ موسیٰ قادری قدس اللہ سرہ

ابن

(23) حضرت سید شاہ محمد قادری قدس اللہ سرہ

ابن

(24) حضرت سید شاہ ابوالحسن قادری قدس اللہ سرہ

ابن

(25) حضرت سید شاہ محمد صنوا احمد قادری قدس اللہ سرہ

ابن

(26) حضرت سید شاہ ابونصر محی الدین قادری البغدادی قدس اللہ سرہ

ابن

(27) حضرت سید شاہ ابوصالح نصر قادری البغدادی قدس اللہ سرہ

ابن

(28) حضرت سید شاہ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق قادری البغدادی رضی اللہ عنہ

ابن

(29) حضرت غوث الملکوت غوث الجبروت غوث العالمین غوث الثقلین

ابو محمد محی الدین شیخ سید عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ وارضاه عنا

ابن

(30) حضرت سید ابی صالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ

ابن

(31) حضرت سید عبداللہ بیکلی الحسنی رضی اللہ عنہ

ابن

(32) حضرت سید یحییٰ زاہد الحسنی رضی اللہ عنہ

ابن

(33) حضرت سید محمد الحسنی رضی اللہ عنہ

ابن

(34) حضرت سید داؤد الحسنی رضی اللہ عنہ

ابن

(35) حضرت سید موسیٰ الجون ثانی الحسنی رضی اللہ عنہ

ابن

(36) حضرت سید عبداللہ الحسنی رضی اللہ عنہ

ابن

(37) حضرت سید نور الدین موسیٰ الجون الحسنى (اول) رضی اللہ عنہ

ابن

(38) حضرت سید علم الدین عبد اللہ المحض رضی اللہ عنہ

ابن

(39) حضرت سید حسن المثنیٰ رضی اللہ عنہ

ابن

(40) حضرت امام الہدی سبط رسول اللہ سیدنا ابی محمد الحسن المجتبیٰ رضی اللہ عنہ

ابن

(41) اسد اللہ الغالب مظہر العجائب والغرائب حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب و
سیدۃ النساء العالمین فاطمۃ الزہراء والبتول رضی اللہ عنہم

بنت

(42) سیدنا خاتم المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ابن

(43) حضرت سیدنا عبد اللہ نور اللہ مرقدہ

ابن

(44) حضرت سیدنا عبد المطلب ^(۱) نور اللہ مرقدہ

ابن

(۱) اصل نام شیبہ۔ سیرۃ ابن ابی الخلق ص ۱۔

(45) حضرت سیدنا ہاشم^(۱) نور اللہ مرقدہ

ابن

(46) حضرت سیدنا عبد مناف^(۲) نور اللہ مرقدہ

ابن

(47) حضرت سیدنا قصی نور اللہ مرقدہ

ابن

(48) حضرت سیدنا کلاب نور اللہ مرقدہ

ابن

(49) حضرت سیدنا مرہ نور اللہ مرقدہ

ابن

(50) حضرت سیدنا کعب نور اللہ مرقدہ

ابن

(51) حضرت سیدنا لوی نور اللہ مرقدہ

ابن

(52) حضرت سیدنا غالب نور اللہ مرقدہ

ابن

(53) حضرت سیدنا فہر نور اللہ مرقدہ

ابن

(۱) اصل نام عمرو۔ سیرۃ ابن ابی خنیس ص ۱۰۰۔

(۲) اصل نام ابو خنیس۔ سیرۃ ابن ابی خنیس ص ۱۰۰۔

(54) حضرت سیدنا مالک نور اللہ مرقدہ

ابن

(55) حضرت سیدنا النظر نور اللہ مرقدہ

ابن

(56) حضرت سیدنا کنانہ نور اللہ مرقدہ

ابن

(57) حضرت سیدنا خزیمہ نور اللہ مرقدہ

ابن

(58) حضرت سیدنا مدرکہ نور اللہ مرقدہ

ابن

(59) حضرت سیدنا الیاس نور اللہ مرقدہ

ابن

(60) حضرت سیدنا مضر نور اللہ مرقدہ

ابن

(61) حضرت سیدنا نذار نور اللہ مرقدہ

ابن

(62) حضرت سیدنا معد نور اللہ مرقدہ

ابن

(63) حضرت سیدنا عدنان نور اللہ مرقدہ

ابن

(64) حضرت سیدنا ادو^(۱) / ادو^(۲) نور اللہ مرقدہ

ابن

(65) حضرت سیدنا مقوم نور اللہ مرقدہ

ابن

(66) حضرت سیدنا ناحور نور اللہ مرقدہ

ابن

(67) حضرت سیدنا تیرح نور اللہ مرقدہ

ابن

(68) حضرت سیدنا یحرب نور اللہ مرقدہ

ابن

(69) حضرت سیدنا یشجب نور اللہ مرقدہ

ابن

(70) حضرت سیدنا نابت نور اللہ مرقدہ

ابن

(71) حضرت سیدنا اسمعیل ذبیح اللہ علیہ السلام

ابن

(72) ابوالانبیاء حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

ابن

(73) حضرت سیدنا تارخ نور اللہ مرقدہ

(۱) تاریخ طبری۔

ابن

(74) حضرت سیدنا ناحور نور اللہ مرقدہ

ابن

(75) حضرت سیدنا ساروح نور اللہ مرقدہ

ابن

(76) حضرت سیدنا ارغو نور اللہ مرقدہ

ابن

(77) حضرت سیدنا فارح نور اللہ مرقدہ

ابن

(78) حضرت سیدنا غیر نور اللہ مرقدہ

ابن

(79) حضرت سیدنا شالح نور اللہ مرقدہ

ابن

(80) حضرت سیدنا ارفشد نور اللہ مرقدہ

ابن

(81) حضرت سیدنا سام نور اللہ مرقدہ

ابن

(82) حضرت سیدنا نوح النبی اللہ علیہ السلام

ابن

(83) حضرت سیدنا لامک نور اللہ مرقدہ

ابن

(84) حضرت سیدنا متوخ شلیخ نور اللہ مرقدہ

ابن

(85) حضرت سیدنا اخنوخ ^(۱) علیہ السلام

ابن

(86) حضرت سیدنا یرو نور اللہ مرقدہ

ابن

(87) حضرت سیدنا مہلیل نور اللہ مرقدہ

ابن

(88) حضرت سیدنا قین نور اللہ مرقدہ

ابن

(89) حضرت سیدنا انوش نور اللہ مرقدہ

ابن

(90) حضرت سیدنا شیث علیہ السلام

ابن

(91) ابوالبشر حضرت سیدنا آدم صلی اللہ علیہ السلام

سلسلہ نسب حضرت سجاد باشاہ علیہ الرحمہ کے چھٹے جد حضرت سید شاہ عبدالستار قادری ابن حضرت سید شاہ نبی شاہ قادریؒ ہم ہم پیر علیہ الرحمہ نے اپنے رسالہ بنام ”رسالہ سید عبدالستار قادری“^(۱) میں تحریر فرمایا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ مبارک حضرت معد تک بلا اختلاف تواتر کے ساتھ موجود ہے لیکن حضرت معد سے حضرت اسمعیل علیہ السلام تک کئی اسماء اور املا کے کثیر اختلافات ہیں جن کی تفصیل علامہ امام طبری علیہ الرحمہ نے تاریخ الامم والملوک المعروف تاریخ طبری کی جلد اول ص۔ ۴۴ تا ص۔ ۴۸ پر دی ہے^(۲) ہم نے مذکورہ شجرہ سیرت ابن اسحاق سے دیا ہے^(۳)۔

سلسلہ خلافت:

اللہ جل جلالہ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	محمد صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت علیؑ	حضرت جبریلؑ	حضرت ابوبکرؑ
حضرت فاطمہؑ	حضرت میکائیلؑ	حضرت عمرؑ
حضرت حسنؑ	حضرت اسرافیلؑ	حضرت عثمانؑ
حضرت حسینؑ	حضرت عزرائیلؑ	حضرت علیؑ

(۱) یہ نام ہم نے دیا ہے رسالہ پر کوئی نام نہیں ہے۔ مولف۔

(۲) تاریخ طبری ص۔ ۴۴ تا ص۔ ۴۸۔

(۳) سیرت ابن اسحاق ص۔ ۱ و ص۔ ۲۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعِزِّرْهُ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ تَكِي

كْرَاهٍ اِلَّا اَللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

كَشَجَرَةِ طَيْبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ (١)

قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ

كَهَيْعَصٍ حَمَ عَتَقَ ظُهُ يَتَسَّ ص

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلَى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ

اِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (٢)

قال نائب رسول الله صلى الله عليه واله وسلم

ابو محمد محي الدين سيد الشيخ

عبد القادر الجيلاني غوث الاعظم قطب الوجود

رضي الله عنه وارضاه عنا

لَقَدْ اَخَذْتُ مِنَ اللهِ تَعَالٰى سَبْعِيْنَ مَوْثِقًا اَنْ لَا يَمُوْتَ مَرِيْدِيْ

اِلَّا عَلَى التَّوْبَةِ وَالْاِيْمَانِ-

(١) ابراهيم - ٢٣-

اسد المشائخ نور العارفين حضرت الحاج سيد سجاد باشا قادري

قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافة عن جده وشيخه

عارف بالله حضرت سيد شاه سلطان محي الدين قادري قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافة عن ابيه وشيخه

شمس العشاق حضرت سيد شاه عبد الستار قادري ثاني المعروف فقير محي الدين

قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافة عن ابيه وشيخه

زبدة الاولياء حضرت سيد شاه محي الدين باشا قادري قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافة عن ابيه وشيخه

زين العارفين حضرت سيد شاه عبد الرزاق قادري قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافة عن ابيه وشيخه

زبدة السالكين حضرت سيد شاه قادر محي الدين قادري قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافة عن ابيه وشيخه

بدر الكاملين حضرت سيد شاه عبد الستار قادري قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافة عن ابيه وشيخه

شمس العشاق حضرت سيد شاه نبي شاه قادري بهم بهم صاحب قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافة عن ابيه وشيخه

ابو الحكم حضرت سيد شاه ابو الحسن قادري قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافة عن ابيه وشيخه

ضياء العارفين حضرت سيد شاه ميران قادري قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافة عن ابيه وشيخه

زبدة السالكين عشاق محمد عوق سيد شاه عبدالستار هادي قادري (اول)

قدس الله سره البتخلص به عشاق (مزار در چپگري)

وهو لبس خرقة الخلافة عن ابيه وشيخه

اشرف العارفين حضرت سيد شاه ميران محمد اشرف قادري گجراتي

المعروف به پير چھتر قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافة عن ابيه وشيخه

سيد الواصلين ابو تراب حضرت سيد شاه ابو الحسن قادري قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافة عن ابيه وشيخه

زبدة الصادقين حضرت سيد شاه سلطان محي الدين قادري قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافة عن ابيه وشيخه

زبدة العارفين حضرت سيد شاه علي قادري قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافة عن ابيه وشيخه

زبدة السالكين حضرت سيد شاه جلال الدين قادري قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافة عن ابيه وشيخه

زبدة الاصفياء حضرت سيد شاه ظهير الدين قادري قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافة عن ابيه وشيخه

عمدة الاولياء حضرت سيد شاه ابو القاسم احمد قادري قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافت عن ابيه وشيخه

زبدة الاتقياء حضرت سيد شاه ابو الحسن قادري قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافت عن ابيه وشيخه

نور الاصفياء حضرت سيد شاه موسى قادري قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافت عن ابيه وشيخه

ابو القاسم نور الاولياء حضرت سيد شاه محمد قادري قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافت عن ابيه وشيخه

زين الاصفياء حضرت سيد شاه حسن قادري قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافت عن ابيه وشيخه

شيخ الاولياء حضرت سيد شاه صنو احمد قادري البغدادى قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافت عن ابيه وشيخه

شمس الاولياء حضرت سيد شاه شمس الدين نصر محي الدين قادري البغدادى

قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافت عن ابيه وشيخه

شمس الاتقياء حضرت سيد شاه عماد الدين ابو صالح نصر قادري البغدادى

قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافت عن ابيه وشيخه

نور الاولياء حضرت سيد شاه تاج الدين ابو بكر عبد الرزاق قادري البغدادى

قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافت عن ابيه وشيخه

قطب الاقطاب قطب الدارين قطب الكونين قطب الثقلين قطب رباني
حضرت سيدنا ابو محمد محسن الدين شيخ عبد القادر الحسنى

والحسينى الجعفرى الجيلانى

رضى الله عنه وارضاه عنا

وهو لبس خرقة الخلافت عن شيخه

الشيخ حضرت ابو سعيد جون مبارك بن على البخزوى قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافت عن شيخه

الشيخ حضرت خواجه ابو الحسن على بن محمد بن يوسف قريشى الهنكارى

البغدادى قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافت عن شيخه

الشيخ حضرت ابو الفرج يوسف الطرطوسى البغدادى قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافت عن شيخه

الشيخ حضرت عبد الواحد بن عبد العزيز اليمنى البغدادى قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافت عن شيخه

الشيخ حضرت ابو بكر عبد الله الشبللى البغدادى قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافت عن شيخه

الشيخ حضرت ابو القاسم جنيد بن عمر اكبر البغدادى قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافت عن شيخه

الشيخ حضرت ابو الحسن عبد الله السري السقطي البغدادي قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافت عن شيخه

الشيخ حضرت ابو المحفوظ معروف الكرخي بن فيروز البغدادي قدس الله سره

وهو لبس خرقة الخلافت عن شيخه ومولائه

حضرت الشيخ امام المقرئين الامام سيدنا علي موسى الرضا

رضي الله عنه وارضاه عنا

وهو لبس خرقة الخلافت عن شيخه

حضرت الشيخ امام الواصلين الامام سيدنا موسى الكاظم

رضي الله عنه وارضاه عنا

وهو لبس خرقة الخلافت عن شيخه

حضرت الشيخ امام الكاملين سيدنا الامام جعفر الصادق

رضي الله عنه وارضاه عنا

وهو لبس خرقة الخلافت عن شيخه

حضرت الشيخ امام المتقين سيدنا الامام محمد الباقر

رضي الله عنه وارضاه عنا

وهو لبس خرقة الخلافت عن شيخه
حضرت الشيخ امام العابدين سيدنا الامام على اوسط زين العابدين
رضى الله عنه وارضاه عنا

وهو لبس خرقة الخلافت عن شيخه
حضرت الشيخ امام المؤمنين سيد الشهداء سبط رسول الله
ابى عبد الله الحسين
رضى الله عنه وارضاه عنا

وهو لبس خرقة الخلافت عن شيخه
حضرت اسد الله الغالب امير المؤمنين سيدنا على ابن على طالب رضى الله
عنه وارضاه عنا

وهو لبس خرقة الخلافت عن
امام الانبياء والمرسلين خاتم النبيين مراد المشتاقين
مصباح المقرئين رسول الثقلين

احمد مجتبى محمد مصطفى
صلى الله عليه واله وسلم

تذکرہ اجداد

آپ کے اجداد میں حضرت سید عبدالستار ہادی قادری
 قدس اللہ سرہ پہلے بزرگ ہیں جو حیدر آباد دکن کی جانب گجرات سے
 ہجرت فرما کر ضلع گنتگل کے تعلقہ چکری کو اپنا مسکن بنایا اور خلق خدا کی
 ہدایت و دین اسلام کی اشاعت میں مشغول ہو گئے۔

حضرت سید عبدالستار ہادی قادری قدس اللہ سرہ کے حالات سے
 ہم اس باب کا آغاز کرتے ہیں۔

شمس العشاق حضرت سید شاہ عبدالستار ہادی قادری عشاقی قدس اللہ سرہ

حضرت سید عبدالستار قادری عشای المعروف سید ستار ہادی قدس اللہ سرہ کی ولادت بھڑوچ ریاست گجرات میں ۱۷۹۰ھ ہجری مطابق ۱۵۶۰ء عیسوی میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم و تربیت والد محترم ہی کی زیر نگرانی ہوئی۔ ظاہری و باطنی علوم کی تکمیل کے بعد والد محترم نے سلسلہ عالیہ قادریہ میں خلافت سے سرفراز فرمایا۔

بعدہ بحکم خداوندی اپنے فرزند کو ہجرت کا حکم دیئے۔

اللہ رب العزت نے سید ستار ہادی قدس اللہ سرہ کو کس علاقہ میں ہدایت کے لئے منتخب فرمایا ہے اس بات کو جاننے کے لئے والد محترم نے اپنے فرزند کو رخصت فرماتے وقت ایک مسواک عطا فرمائے اور کہا کہ دکن کی جانب روانہ ہو جاؤ، دن بھر چلتے رہنا اور رات کو سوتے وقت اس مسواک کو زمین میں لگا دینا۔ صبح اٹھ کر اس مسواک کو دیکھنا اگر یہ ہری بھری ہو جائے اور پتیاں نکل آئیں تو سمجھ جانا کہ تمہارے لئے اللہ کا منتخب کردہ مقام یہی ہے اور وہیں مقیم ہو جانا۔ اگر مسواک ہری بھری نہ ہوا ہو تو پھر اپنا سفر شروع کر دینا اور آگے بڑھتے رہنا۔

چنانچہ حضرت سید ستار ہادی علیہ الرحمہ بھڑوچ سے روانہ ہوئے اور دن بھر پیادہ پاسفر جاری رکھتے اور شب کو مسواک زمین میں بودیتے۔ مسواک ہری نہ ہونے پر دوسرے دن سفر جاری رکھتے۔ ایک رات جب صبح اٹھ کر آپ نے اپنے معمول کے مطابق مسواک کو دیکھا تو وہ ہری ہو گئی تھی اور اس میں پتیاں نکل آئیں۔ لہذا آپ نے اسی مقام کو اپنا مسکن بنایا اور یہاں کی مخلوق خدا کی ہدایت میں مشغول ہو گئے

اور یہ علاقہ چمکری کا تھا۔ موجودہ دور میں یہ یاست آندھرا پردیش میں ہے۔

وہ مسواک کی کاڑی آج پیلو کے درخت میں بدل گئی ہے تاحال 350 سال سے زائد کا عرصہ گزر گیا ہے لیکن یہ پیلو کا درخت حضرت سیدنا ستار ہادی قدس اللہ سرہ کے روضے کے احاطہ میں پوری آب و تاب کے ساتھ کھڑا ہوا ہے۔

حضرت سیدنا ستار ہادی قدس اللہ سرہ کے خوارق و کرامات احاطہ تحریر سے باہر ہیں یہاں ہم ایک واقعہ اور اُسی میں ایک کرامت تحریر کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔

حضرت سیدنا ستار ہادی قدس اللہ سرہ کی کرامات، علمی و روحانی فیضان کا علم جب بادشاہ وقت محمد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر کو ہوا (چونکہ اورنگ زیب عالم گیر کو صوفیاء، فقراء یعنی اولیاء اللہ کی قدم بوسی اور حصول فیضان کا ہر دم اشتیاق رہتا تھا) تو عالمگیر حضرت سیدنا ستار ہادی قدس اللہ سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اس بات کی تحقیق بھی ہو جائے کہ واقعی یہ فقیر کامل ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو فیضان و دعاء حاصل کر لیں۔ اگر نہیں ہیں تو پھر دیکھا جائے گا۔

سیدنا ستار ہادی قدس اللہ سرہ کے آستانے پر عالمگیر حاضر ہوئے اور ایک خادم کے ذریعے اطلاع بھجوائی۔ خادم نے حضرت سیدنا ستار ہادی قدس اللہ سرہ کو اطلاع دی کہ بادشاہ وقت اورنگ زیب عالمگیر حاضر خدمت ہوئے ہیں اور شرف باریابی چاہتے ہیں۔ اس وقت حضرت شدید جاڑے اور بخار کی کیفیت میں تھے، ارشاد فرمایا کہ خانقاہ میں بٹھایا جائے۔ کچھ دیر بعد پھر اورنگ زیب نے دوبارہ اطلاع بھجوائی خادم نے آکر جواب دیا کہ آپ کو انتظار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تیسری مرتبہ پھر اورنگ زیب نے عرضی بھجوائی اور دل میں خیال کیا کہ ”یہ فقیر مغرور معلوم ہوتے ہیں اور بار بار ملاقات کا اشتیاق اور عرضی پیش کرنے کے باوجود منتظر رہنے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ اسی خیال کے دوران

خادم نے آکر کہا کہ آپ کو حکم باریابی ہوا ہے تشریف لائیں۔

اورنگ زیب عالمگیر حجرہ مبارک میں داخل ہوئے تو حضرت قبلہ نے فرمایا کہ بادشاہ کو فقیر سے کیا کام جو ملنے کے لئے تشریف لائے یہ کہتے ہوئے حضرت نے اپنی اوڑھی ہوئی کمبل نکالی اور بازو رکھ دیا۔ دوران گفتگو بادشاہ کی نظر دو تین مرتبہ حضرت کی کمبل پر پڑی اور یوں محسوس ہوا کہ کمبل لرز (کانپ) رہی ہے۔ بادشاہ نے کمبل کے کانپنے کا سبب دریافت کیا تو حضرت نے جواب دیا کہ مجھے شدت سے جاڑا (سردی) اور بخار کا مرض لاحق ہے اور آپ بار بار ملاقات کا اصرار کر رہے تھے اور دل میں خیال بھی کر لیا کہ ہم مغرور بھی ہیں اس لئے ہم نے اپنے مرض کو تھوڑی دیر کے لئے کمبل میں رکھ دیا اور آپ سے ملاقات کے لئے اپنے آپ کو تیار کیا۔ اب جب کہ آپ ملاقات کی تکمیل کے بعد واپس چلے جائیں گے تو ہم اپنے مرض کو کمبل سے واپس لے کر دوبارہ اپنے اندر منتقل کر لیں گے جس کے بعد کمبل کی یہ کیفیت ختم ہو جائے گی۔ اورنگ زیب عالمگیر حضرت کی یہ کرامت اور روشن ضمیری سے بہت متاثر ہوئے و حکم نامہ جاری کئے کہ اطراف و اکناف کی زمین اور فضاء حضرت کے نام انعام ہے۔ حجرہ مبارک میں خوشبو کے لئے عود دان جل رہا تھا حضرت نے اُس حکم نامہ کو عود دان میں ڈال دیا اور خادموں کو کچھ ہڈیاں لا کر خانقاہ کے سامنے ڈالنے کا حکم دیا۔ خادموں کے ہڈیاں ڈالتے ہی کتے جمع ہوئے اور ہڈیاں کھانے لگے جب ہڈیاں کم ہوئیں اور کتے زیادہ ہو گئے تو کتے ایک دوسرے سے لڑنے لگے۔ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اس انعام سے چند برسوں کے بعد ہماری نسل کا یہ حال ہو جائے گا۔ اس لئے مجھے یہ شاہی مال و دولت نہیں چاہئے۔ پھر بھی اورنگ زیب عالمگیر نے بے حد اصرار کیا اور نو سو ہیکڑ زمین حضرت کے نام کرنے کا دوسرا حکم نامہ جاری کیا۔ چنانچہ آج (تاحال) وہ نو سو ہیکڑ زمین آپ کے اولاد میں تقسیم

ہوتے ہوئے، چند ہیکڑ باقی رہ گئی ہے۔

حضرت سید ستار ہادی قدس اللہ سرہ کا وصال ۹ محرم الحرام ۱۰۹۵ ہجری مطابق 8 مئی 1684 عیسوی میں بعر ۱۲۴ (124) سال چپکری میں ہوا۔

تین سو سے زائد سال کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی آپ کے آستانے پر فیضان کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ اللہ رب العزت نے آپ کو ایک فرزند عطا فرمایا جن کا اسم گرامی حضرت سید شاہ میراں محی الدین قادری عرف میراں ہادی قدس اللہ سرہ ہے۔

حضرت سید شاہ میراں محی الدین قادری المعروف میراں ہادی قدس اللہ سرہ

آپ حضرت سید عبدالستار ہادی قدس اللہ سرہ کے فرزند و جانشین ہیں اور والد محترم ہی کے زیر سایہ تعلیم و تربیت ہوئی۔ یہ اپنے والد محترم کی طرح اپنے وقت کے جید عالم دین، فاضل شریعت، طریقت میں کامل، عارف باللہ، صاحب کرامت، بحر فیضان معرفت اور صوفی باصفا گزرے ہیں۔ بعد تکمیل ارشاد و تلقین والد محترم نے خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ والد محترم کے پردہ فرمانے کے بعد مسند رشد ہدایت پر مامور ہوئے اور بے شمار بندگان خدا کو مستفیض فرمایا۔
سنہ ولادت اور سنہ وصال معلوم نہ ہو سکا۔

حضرت میراں قادری قدس اللہ سرہ کو ایک فرزند سید ابوالحسن قلندر قادری قدس اللہ سرہ اور ایک دختر بی ولی ماں صاحبہ بی زوجہ حضرت ملک صاحب ہیں۔

حضرت سید شاہ ابوالحسن قلندر قادری قدس اللہ سرہ

آپ اپنے والد محترم حضرت سید شاہ میراں محی الدین قادری قدس اللہ سرہ کے اکلوتے فرزند، خلیفہ و جانشین تھے۔ والد محترم نے تعلیم و تربیت کے معاملے میں کسی قسم کی کسر باقی نہیں رکھی اور مظہر علوم مصطفوی، علوم ظاہری و باطنی کے منبع اور فضل و کمال میں یکتائے زمانہ بنایا۔

والد محترم کے وصال کے بعد مسند رشد و ہدایت کو بہت ہی سلیقہ اور خوبی سے سنبھالا۔ بے شمار خدا کی مخلوق کو فیضیاب فرمایا۔ ولادت اور وصال کا سنہ معلوم نہ ہو سکا۔ حضرت سید ابوالحسن قادری قدس اللہ سرہ کے اکلوتے فرزند حضرت سید شاہ نبی شاہ قادری قدس اللہ سرہ ہیں۔

حضرت سید شاہ نبی شاہ قادری قدس اللہ سرہ

(المعروف - ہم - ہم صاحب لول)

آپ کی تعلیم و تربیت اپنے والد محترم حضرت سید شاہ ابوالحسن قلندر قادری قدس اللہ سرہ کے زیر تربیت ہوئی۔ علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کے بعد والد محترم نے سلسلہ عالیہ قادریہ میں خلافت سے سرفراز فرما کر مسند رشد و ہدایت پر بٹھایا۔

آپ کو روحانی علوم و مدارج میں کمال حاصل تھا۔ آپ کی یہ کرامت آج بھی مشہور ہے کہ آپ کے دست اقدس میں ایک عصا ہوتا تھا جسے زمین پر مارنے سے ”ہم“ ”ہم“ کی آواز آتی اور آپ غائب ہو جاتے پھر کہیں اور مقام پر نظر آتے وہاں بھی عصا زمین پر مارتے پھر ”ہم“ ”ہم“ کی آواز آتی اور غائب ہو جاتے۔ اسی وجہ سے عوام و خواص آپ کو ”ہم“ ”ہم“ پیر“ کے نام سے جاننے لگے اور یہی نام اس خاندان کی پہچان بن گیا چنانچہ یہ آستانہ آج بھی ”ہم“ ”ہم“ پیر“ اور سجادہ نشین ”ہم“ ”ہم“ صاحب“ کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

آپ کے خوارق و کرامات بے شمار ہیں جن کا احاطہ اس مختصری کتاب میں ممکن نہیں۔ آپ کی مزار شریف تعلقہ بنگانہ پٹی ضلع کرنول ریاست آندھرا پردیش میں ”درگاہ حضرت ہم“ ”ہم“ پیر“ قدس اللہ سرہ کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ حضرت نبی شاہ قدس اللہ سرہ کے چار فرزندان اور دو دختران ہیں۔

- (۱) سید عبدالستار قادری ثانی رحمۃ اللہ علیہ
 - (۲) سید ابوالحسن قادری عرف پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 - (۳) سید عبدالرزاق قادری رحمۃ اللہ علیہ
 - (۴) سید حسین قادری عرف شاہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- دختران

- (۱) دل چھکنی بی صاحبہ زوجہ سید محمد سقاف (ادوئی)
- (۲) پاچھابی زوجہ سید عبدالوہاب قادری (کاڈلور ضلع راجپور)

حضرت سید شاہ عبدالستار قادری ثانی قدس اللہ سرہ

(المعروف - ہم - ہم صاحب دوم)

آپ حضرت سید شاہ نبی شاہ قادری قدس اللہ سرہ کے خلف اکبر، خلیفہ اور جانشین ہوئے جو اپنے وقت کے ممتاز عالم دین اور صوفی کامل گزرے ہیں۔

فارسی زبان میں آپ نے ایک رسالہ تحریر فرمایا جس پر راقم الحروف کے پاس تحقیق، تخریج اور فارسی سے اردو زبان میں ترجمہ کا کام جاری ہے۔

اس رسالہ کا نام ہم نے آپ ہی سے موسوم کرتے ہوئے ”رسالہ عبدالستار قادری“ رکھا ہے۔

رسالہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے آپ کو علوم دینیہ پر کافی عبور حاصل تھا اور شریعت و طریقت کے سختی سے پابند تھے۔

تصوف کے کافی مدارج طے کر چکے تھے اپنے ارشادات اور کرامات سے کئی بے دینوں کو دین کے دائرہ میں داخل فرمایا اور کئی دین داروں کو طبقہ صوفیاء میں شامل فرما کر صاحب حال ہونے کی منزل پر فائز فرما دیا اور وہ سب بھی دین اسلام کی ترویج و اشاعت میں مشغول ہو گئے۔

آپ کے خوارق و کرامات بہت ہیں جن کے صرف عناوین ہی لکھے جائیں تو یہ مختصری کتاب کا کافی بڑا حصہ انہی پر مشتمل ہو جائے گا۔

آپ کا مزار اپنے والد محترم حضرت نبی شاہ قادری قدس اللہ سرہ کے بائیں جانب مرجع خلائق ہے (واقع بنگانہ پلی)

آپ کو ایک فرزند اور ایک دختر ہوئے۔

فرزند - حضرت سید قادر محمد الدین قادری قدس اللہ سرہ - دختر - نام نہ معلوم۔

حضرت سید قادری الدین قادری قدس اللہ سرہ

(المعروف - ہم نہم سوم)

آپ حضرت سید عبدالستار قادری ثانی قدس اللہ سرہ کے صاحبزادہ، خلیفہ و جانشین ہیں۔ یہ بھی اپنے والد محترم کی طرح صاحب جود و سخا، حامل منزل فنا و بقا، صوفی کامل، صاحب کشف و کرامات پیر طریقت گزرے ہیں۔

تمام تعلیم و تربیت والد محترم ہی کے پاس ہوئی بناءً علیہ یہ بھی اپنے والد کے قدم بقدم راہ شریعت اور طریقت پر گامزن رہے۔ آپ کی کئی کرامات ہیں جن کا احاطہ اس مختصر کتاب میں ممکن نہیں۔

آپ کا مزار اپنے دادا محترم حضرت سید نبی شاہ قادری قدس اللہ سرہ کے پاکیں میں واقع ہے۔ (بنگانہ پٹی)

آپ کے ایک فرزند اور ایک دختر ہیں۔

فرزند۔ حضرت سید عبدالرزاق قادری قدس اللہ سرہ۔ دختر۔ نام نہ معلوم۔

حضرت سید عبدالرزاق قادری قدس اللہ سرہ

(المعروف - ہم نہم صاحب - چہارم)

حضرت سید عبدالرزاق قادری قدس اللہ سرہ ابن حضرت سید قادری الدین قادری قدس اللہ سرہ اپنے والد محترم سے صوری و معنوی علوم حاصل فرما کر خرقہ خلافت حاصل فرمائے۔

والد محترم نے اپنے فرزند کی تعلیم و تربیت میں کسی قسم کی کسر باقی نہیں رکھی یہاں تک کہ وہ روحانیت کے اعلیٰ مدارج تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مظہر علوم حیدری ہو کر مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے۔ کشف و کرامات، خوارق و عادات کے ذریعے بے شمار بندگان خدا کو راہ ہدایت پر گامزن فرمایا اور کئی مریدین و معتقدین کو روحانی علوم سے منور و مبلّی فرمایا۔ آپ کا مزار اپنے والد محترم کی بائیں جانب اور پر داد محترم حضرت سید شاہ نبی شاہ قادری قدس اللہ سرہ کی پائیں میں واقع ہے۔ (بگناہ پٹی) آپ کے ایک فرزند اور ایک دختر ہیں۔ صاحبزادے۔ حضرت سید شاہ قادری الدین قادری قدس اللہ سرہ۔ صاحبزادی۔ نام معلوم نہ ہو سکا۔

حضرت سید شاہ قادری الدین باشا قادری قدس اللہ سرہ (المعروف: ہم: ہم: پنجم)

آپ حضرت سید عبدالرزاق قادری قدس اللہ سرہ کے فرزند دلبند ہیں۔ آپ نے اپنے والد محترم سے خلافت اور نعمت حاصل فرمائی۔ آپ متوکل علی اللہ اور فقر کی جانب مائل رہے۔ عرفاء و فقراء کی صحبت میں رہنا آپ کا بے حد عزیز مشغلہ رہا۔ آپ کے خرق و عادات کا آفتاب پوری آب و تاب کے ساتھ چمکتا رہا۔ اپنے والد محترم کی زیر تربیت بہت ہی قلیل مدت میں درجہ کمال کو پہنچے۔ شرع کے سختی سے پابند، متقی و پرہیزگار، شریعت اور طریقت پر گامزن رہنا اور دوسروں کو بھی پابندی کی تعلیم و تلقین کرنا آپ کی عادات میں سے رہا۔

آپ کے سنہ ولادت اور سنہ وصال کا علم نہ ہو سکا۔

آپ کا مزار بھی اپنے جد امجد حضرت سید شاہ نبی شاہ قادری قدس اللہ سرہ کے پائیں میں دوسری صف میں موجود ہے۔ (بنگانہ پٹی)

آپ کے ایک فرزند اور ایک دختر ہیں۔

(۱) حضرت سید عبدالستار قادری ثالث المعروف فقیر محی الدین قدس اللہ سرہ۔

(۲) صاحبزادی کا نام معلوم نہ ہو سکا۔

حضرت سید عبدالستار قادری ثالث المعروف فقیر محی الدین قدس اللہ سرہ

(المعروف - ہم - ہم صاحب - ششم)

آپ اپنے والد محترم حضرت سید شاہ قادری قدس اللہ سرہ کے فرزند ارجمند ہیں۔

علوم ظاہری و علوم باطنی اپنے والد محترم ہی سے حاصل فرمائے بعدہ والد محترم نے خلافت قادریہ سے سرفراز فرما کر اپنے جانشین منتخب فرمایا۔

آپ نہایت ہی سخی و کریم تھے۔ ہر ایک کی داد و دہش فرماتے غریب و فقراء کی مدد و دستگیری کو افضل اور اعلیٰ جانتے۔ کوئی سائل آپ کے آستانے سے کبھی محروم نہیں ہوتا۔

آپ اپنے والد و مرشد محترم کی خدمت میں کبھی کسی قسم کی کسر باقی نہیں رکھے۔

والد محترم کے وصال کے بعد آپ مسند رشد و ہدایت پر متمکن ہوئے۔ کئی کفار و

مشرکین کو راہ ہدایت دکھلانے میں کامیاب ہوئے اور آپ کے دست حق پرست پر بے

شمار افراد منصب ولایت پر فائز ہوئے۔

آپ کا مزار اپنے والد محترم کے بائیں جانب اور اپنے جد امجد حضرت سید شاہ نبی شاہ قادری قدس اللہ سرہ کے بائیں میں موجود مزارات کی دوسری صف میں ہے۔
(واقع تعلقہ بنگانہ پٹی)

آپ کو ایک صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھے۔

(۱) حضرت سید سلطان محی الدین قادری قدس اللہ سرہ۔

(۲) سیدہ پیرانی ماں صاحبہ (اصلی نام نہ معلوم)۔

حضرت سید سلطان محی الدین قادری قدس اللہ سرہ

(المعروف: ہم، ہم صاحب۔ ہفتم)

(حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ کے دادا محترم و پیر و مرشد)

حضرت سید سلطان محی الدین قادری قدس اللہ سرہ ابن حضرت سید عبدالستار قادری ثالث قدس اللہ سرہ ہیں۔ آپ کی تمام تعلیم و تربیت اپنے والد محترم کے زیر سایہ ہوئی اور والد محترم نے ارشاد و سلوک کی تکمیل کے بعد سلسلہ عالیہ قادریہ میں خلافت سے سرفراز فرمایا۔

آپ فن خطاطی میں ماہر تھے چنانچہ آپ نے ایک قرآن حکیم کو تحریر فرمایا جو الحمد للہ چمکری میں محفوظ ہے۔

خلوص و محبت، الفت و عنایت، مودت و شرافت، رحمت و نقابت کے مظہر و پیکر رہے۔ ہر چھوٹے سے شفقت اور بڑے سے احترام آپ کا خاصہ تھا۔

آپ نے بچپن ہی سے حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ کو اپنے ہمراہ بنگانہ پٹی

بلا کر رکھ لیا تھا۔

اپنے پوتے کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ فرماتے ہوئے انہیں علوم و فنون کا پیکر بنایا۔ دادا محترم نے اپنے پوتے کو اخلاق و تہذیب اور حلم و بردباری کا مرکز بنایا اور واقعی حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ میں حلم اور بردباری کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ کے حلم و بردباری کا راقم الحروف خود عینی شاہد ہے جو کئی مواقع پر دیکھنے میں آئے۔

آپ کا مزار اپنے جدا مجد حضرت سید شاہ نبی شاہ قادری قدس اللہ سرہ کے پائیس میں موجود ہے۔ (واقع بنگانہ پٹی)

حضرت سید سلطان محی الدین قادری قدس اللہ سرہ کے دو فرزند ان ہیں۔

(۱) سید محی الدین پاشاہ قادری۔

(۲) سید چھا بومیال قادری۔

حضرت سید محی الدین پاشا قادری قدس اللہ سرہ

(حضرت اسدالمشاخ کے والد محترم)

آپ اپنے والد محترم کے خلیفہ و جانشین ہوئے۔

یہ اپنے وقت کے پیر کامل، صوفی باصفا، جامع علوم ظاہری و باطنی، عارف کامل اور کشف و کرامات کے حامل اللہ کے ولی گزرے ہیں۔ اوراد و وظائف کے سختی سے پابند اور عملیات میں ماہر تھے۔

بے شمار شیاطین و جنات کے اثرات سے پریشان لوگ روتے ہوئے آتے اور خوشی خوشی واپس جاتے۔

آپ کی ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم ہی پاس ہوئی۔ والد محترم نے اوراد و وظائف کی تکمیل کے بعد خلافت عالیہ سے سرفراز فرما کر رشد و ہدایت پر متمکن فرمایا اور علاقہ چچگری کو روانہ فرمادیا۔ آپ چچگری پہنچ کر منصب رشد و ہدایت سنبھالے اور خلق خدا کی رشد و ہدایت میں مصروف ہو گئے۔

چچگری کے علاوہ اطراف و اکناف کے دیہات کا بھی دورہ کرتے اور دین اسلام کی تبلیغ و ترویج کا عمل سرانجام دیتے۔

کئی کفار و مشرکین آپ کے دست حق پر دین اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ کا مزار تعلقہ چچگری ضلع انت پور میں زیار گاہ خلّاق ہے۔ آپ کے والد محترم نے آپ کو اپنا جانشین نہیں بنایا بلکہ آپ کے صاحبزادے حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ (اپنے حقیقی پوتے) کو اپنا جانشین منتخب کیا۔

آپ کے تین فرزندان اور چار دختران ہیں۔

(۱) حضرت اسدالمشاخ سید سجاد باشاہ قادری قدس اللہ سرہ۔

(۲) سید محمود قادری مرحوم۔

(۳) سید عارف قادری۔

دختران:

(۱) سیدہ پیرانی پاشاہ۔

(۲) سیدہ شیم پاشاہ۔

(۳) سیدہ قدیر پاشاہ۔

(۴) سیدہ ممتاز پاشاہ۔

تذکرہ

حضرت اسد المشائخ سید سجاد پاشا قادری

قدس اللہ سرہ

(المعروف بہم بہم صاحب - ہشتم)

حضرت اسد المشائخ سید شاہ سجاد پاشا قادری المعروف بہم بہم صاحب
قدس اللہ سرہ کی ولادت ۱۱ ارذوالقعدہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۶۲ء بروز شنبہ
اپنے آبائی مکان تاڑ پتری میں ہوئی۔

والد محترم اور دادا محترم جو خود متبحر علماء و باکمال صوفیاء تھے لہذا
حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ کو علوم دینیہ سے سرفراز فرمایا اور ابتدائی تعلیم و تربیت
سے مزین کیا۔

بیعت و خلافت

دادا محترم حضرت سید سلطان محی الدین قادری قدس اللہ سرہ اپنے بڑے پوتے حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے۔ دیہات کے دورے ہوں یا دینی محافل، مجالس ذکر ہوں یا وعظ و نصیحت کے مواقع، ذکر و اذکار کی چلہ کشی ہو یا اوراد و وظائف پڑھنے کے اوقات الغرض ہر موقع پر اپنے پوتے حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ کو اپنے ہمراہ رکھتے اور ہر طرح کی علمی، ادبی، روحانی، اخلاقی، سماجی اور دینی تربیت و تجربات سے آراستہ و پیراستہ فرماتے۔

آخر کار جب حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ ۲۱ سال کی عمر کو پہنچے تو دادا محترم نے چپکری میں بیعت اور سلسلہ عالیہ قادریہ کی خلافت سے سرفراز فرمایا۔

اہل طریقت پر یہ حقیقت واضح ہے کہ بزرگوں سے اکتساب فیض کے لئے شیخ کامل کے دست حق پرست پر بیعت کرنا کتنا ضروری ہے۔

اخلاق و عادات

حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ بچپن ہی سے خوش اخلاق، خاموش مزاج، ملنسار، حلم و عفو کے علم بردار، والدین کے فرماں بردار، دادا حضرت کے اطاعت گزار، شریعت اور طریقت کے پابند، رطب اللسان، زبان و بیان پر درک، بصیرت و ظرافت اور گہری نظر رکھنے والے، قلب صمیم کے حامل، گفتگو میں نرمی و شیرینی، دریائے غور و فکر کے ماہر غواص، بلند بین، اعلیٰ ظرفی کے حامل تھے۔ اللہ رب العزت نے آپ کی شخصیت میں سخاوتیں، نجابتیں، مرویتیں، عنایتیں اور سعادتیں وغیرہ خوب خوب ودیعت فرمایا تھا اور حضرت بہم بہم صاحب قدس اللہ سرہ کی عنایات نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا۔ الغرض آپ کے اندر گویا ایک سمندر سا موجود تھا جس میں وسعت بھی تھی ہلچل بھی تھی اور گہرائی بھی۔

حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ کی پوری زندگی خلق خدا کی خدمت انہیں علوم و فنون سے آراستہ کرنے میں ہی گزری۔ جس شوق و جذبے سے حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ نے تعلیم و تربیت حاصل فرمائی تھی اُسی انداز سے سمندر شد و ہدایت اور درس و تدریس کو زینت بخشی اور فیوض و برکات کے بے شمار گوہر آبدار لٹائے۔

۴۰ سالہ عملی زندگی میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ جس کے لئے تعلقہ بنگانہ پٹی، کڑپہ اور انت پور وغیرہ کے علاقے ان کی رفعتوں اور کارناموں کے معترف ہیں۔

حضرت نے سنیت کی بقا کے لئے جو اپنی جولانیت اور لیاقت کا مظاہرہ فرمایا ہے اس کی کوئی نظیر یا مثال نہیں۔

علمی و ادبی دورے

حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ کا رجحان عوامی جلسوں کی جانب بالکل ہی نہیں تھا اس کے برعکس آپ کی طبیعت علمی محافل کی جانب زیادہ میلان رکھتی تھی۔ چنانچہ راقم الحروف کے پاس سالانہ منعقد ہونے والے انٹرنیشنل سمینار وکل ہند مشاعرہ میں بصد شوق مع خلوص و احترام شریک ہوتے۔ بسا اوقات مہمان خصوصی کے فرائض بھی انجام دیتے۔ آپ کے مزاج میں خلق خدا کو مصائب و آلام سے بچانا، اپنے اجداد کے فیوض و برکات عطا فرمانا، دیہات و قریوں میں موجود مریدین و معتقدین کے بچوں کو حافظ قرآن، دینی علوم، یا دنیوی علوم و فنون سے آراستہ کرنے کے لئے اپنے پاس رکھ کر تعلیم دینا، اعلیٰ تعلیم کے خواہشمند بچوں کو حیدرآباد میں موجود عالم اسلام کی عظیم الشان و فقید المثال اسلامی جامعہ، جامعہ نظامیہ میں شریک کروانا وغیرہ ہے

ان کی دینی، ملی، مذہبی، قومی، مسلکی، مشربی، اصلاحی اور ترویج اہل سنت پر مشتمل خدمات کا دور 40 سال پر مشتمل ہے۔ یعنی یہ ایک تابناک شمس نصف النہار تک پہنچنے سے پہلے ہی روپوش ہو گیا۔ آپ اپنی زندگی کی صرف ۵۸ بہاریں ہی دیکھ پائے۔

اطوار، کردار، گفتار، معیار

وہ بہت گم گو تھے لیکن بولنے کے لئے الفاظ کا گنجینہ ہمیشہ موجود رہتا۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ یہ جانتے تھے کہ کیا نہیں بولنا ہے اور یہ بھی جانتے تھے کہ جس سے بولنا ہے اُس سے کیا نہیں چھوڑنا ہے۔

دیہاتیوں سے گفتگو بہت ہی آسان سادہ اور اُن کے فہم کے مطابق کرتے۔ راقم الحروف نے انہیں بارہا دیکھا وہ بہت ہی سنبھل کر اور سلیقے سے گفتگو کرتے اور سُننے والا یوں محسوس کرتا کہ گویا منہ سے پھول جھڑ رہے ہوں۔ ان کے حلقے میں چند ہی ایسے افراد ہیں جن سے وہ کھل کر گفتگو کرتے اور خوب کرتے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ خوبی بھی تھی کہ وہ بے تکلف حضرات سے بھی دوران گفتگو اپنے ان خطوط سے کبھی تجاوز نہیں فرماتے جو انہوں نے اپنی شخصیت کے تحفظ کے لئے سنبھال کر رکھا تھا۔

حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ راستہ چلنے میں بھی بہت نپے تلے قدموں سے چلا کرتے نہ بہت تیز نہ بہت آہستہ بلکہ باوقار اور بے حد متوازن طریقے سے مخورام ہوتے۔

حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ اگر تنہا بھی چل رہے ہوتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ کوئی وفد ان کے ساتھ چل رہا ہو۔ یقیناً وہاں ایک وفد ہی ساتھ ہوتا تھا جس میں اہل سنت والجماعت کی شیرازہ بندی، ملت کے اتحاد کا درد، خاندانی وراثت کی حفاظت کا ذمہ، اہل خانقاہ میں اتفاق و اتحاد کی فکر، اپنے مریدین و معتقدین کے بچوں کی شخصیت سازی کا خیال، سلسلہ عالیہ قادریہ کی ترویج و اشاعت کی لگن، اہل اسلام کو فیوض و برکات پہنچانے کا عزم، یہ سب بیک وقت آپ کے ہمراہ ہی تو رہا کرتے جس کی وجہ سے وہ بظاہر تو تنہا نظر آتے لیکن باطناً وہ ہمیشہ ایک وفد کے درمیان موجود رہتے۔

حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ پہننے اوڑھنے کے معاملہ میں بھی بے حد نستعلیق تھے ان کا لباس و پوشاک ان کے کردار ہی کی طرح ابیض و شفاف ہوا کرتے سفید کرتہ، پاجامہ کبھی تہ بند، سفید ٹوپی کبھی رومال کا عمامہ باندھے رہتے۔ عرس شریف کے موقع پر عبا اور سبز عمامہ استعمال کرتے۔ بغداد معلیٰ سے واپسی کے بعد سبز (ہری) ٹوپی استعمال کرنے لگے۔

مختصر یہ کہ پہننے اور اوڑھنے میں بھی اپنا ایک خاص نظم برقرار رکھا تھا۔ آداب محافل سے نہ صرف خاطر خواہ آگاہی تھی بلکہ اپنے طرز عمل سے دوسروں کو بھی اُن آداب کو ملحوظ خاطر کرنے کے لئے مائل کر لیا کرتے۔ ہم نے خود حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ کو دسترخوان پر بھی بے انتہاء سلیقہ شعار اور محتاط پایا۔ اُن کی خوراک بھی ایسی ہی تھی جیسی با صفا صوفیاء کی خوراک کتابوں میں منقول ملتی ہے۔ حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ ایک تجربات کے کوہ ہمالہ اور کثیر المشاہدہ شخصیت کے حامل تھے جس کا کبھی انہوں نے نہ اظہار کیا اور نہ کبھی سامنے والے کو اس وصف سے مرعوب کرنے کی کوشش کی۔

اللہ رب العزت نے آپ کو ایک درد مند اور خوبصورت دل عطا فرمایا تھا اس لئے وہ گہری سنجیدگی، سوچ اور نظریے میں وسعت رکھنے والے، حصول علم اور ترویج علم کے حوالے سے ہمیشہ ہلچل رکھنے والے تھے جس کے سبب اُن کی زبان و بیان میں جو تنوع تھا اُن کے معاصرین میں بہت ہی کم دیکھنے میں آیا۔

وہ ہر ایک چھوٹے سے شفقت اور ہر بڑے سے باادب اور توجہ خاص سے ملتے جس کے سبب آپ سے ملاقات کے وہ لمحے ہر فرد کے ذہن میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یادگار بن جاتے۔

حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ کی خصوصی حقیقت ایک یہ بھی تھی جس نے اُن کو نہ صرف ان کے خاندان میں بلکہ تمام حلقے اور تمام مشائخ کی صف میں معروف و ممتاز کیا، چاہتوں کا مرکز بنایا اور وہ تھی ان کی شائستگی، ادب، انکساری، ملنساری، بندہ پروری اور خوش اخلاقی۔ وہ ادب کرنا اور کروانا دونوں جانتے تھے۔ میرے برادر ثالث (حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ کے داماد) کا کہنا ہے کہ میں اپنے سسرال میں قیام کے دوران کبھی اُن کو غصے کی حالت میں بھی ادب کا دائرہ اور حدود سے باہر آتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی کوئی ایسا لفظ اُن کی زبان سے سنا جو ایک صوفی باصفا کی شان کے خلاف ہو۔

وہ اپنے ہم عمر افراد، ساتھیوں، نوجوانوں، نونہالوں چھوٹے بچوں یا پھر مشائخ عظام، علمائے کرام، مفتیان ذی شان، ائمہ مساجد، موزنین، مدارس کے اساتذہ یا کسی اور طبقہ و درجہ کے ملازمین وغیرہم سے حسب مراتب پیش آتے۔

ہر قسم کی گفتگو علمی، ادبی، مذہبی، سماجی اور خانقاہی الفاظ و معیاری انداز میں میانہ روی برابر قائم رکھتے۔

حضرت المشائخ قدس اللہ سرہ میں ایک امتیازی وصف یہ بھی تھا کہ وہ بہت صابر و شاکر شخص تھے اگر کوئی آپ کی تعریف کرے تو اس صورت میں کبھی خوشی کا اظہار نہیں کرتے بس صرف اتنا کہتے کہ ”اللہ کا شکر ہے“ اگر کوئی آپ کی دل آزاری کرتا تو رنجیدہ تو ہو جاتے مگر اس کا اثر بالکل بھی محسوس ہونے نہیں دیتے اور نہ جس طرح عام لوگ غصے اور بدلہ کی حالت میں بدزبانی اور بد اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہیں، ایسا تو ایک بھی شخص نہیں ملے گا جس کے ساتھ اس طرح کا سلوک ہوا ہو۔ وہ کئی معاملات میں پکے صوفی تھے۔

خانقاہی خدمات

حضرت اسدالشاخ قدس اللہ سرہ ایک سادات گھرانے کے چشم و چراغ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک قدیم و عظیم خانقاہ کے ولی عہد تھے جو بعد میں سجادہ نشین کے عہدہ پر فائز ہوئے لیکن آپ کے اندر ظاہری پیروں کی طرح بھڑک، تڑک، ناز و نعم یا نخروں کا دور دور تک بھی شائبہ نہ تھا۔

اس مادی دنیا میں جن پیروں میں نیاز مندی اور اعتراف قائم ہے انہی شخصیتوں سے طریقت کے اصول زندہ ہیں ورنہ تو سب اپنی اپنی جگہ سمجھدار اور خود کفیل ہو چکے ہیں جس کے سبب سب سے زیادہ نقصان اہل سنت والجماعت خصوصاً صوفیائے کرام اور ان کے ماننے والے طبقہ کو ہوا۔ ان تمام باتوں کے آپ معترف تھے اور ہمیشہ اہل خانقاہ کے حق میں متفکر رہتے۔

آپ نے دین اسلام کی اشاعت، نظام خانقاہی کے نفاذ کی سعی، اہل سنت کی بقاء، عقائد صحیحہ کی ترویج کو اپنی زندگی کا عین مقصد بنایا۔

شب و روز دین و مسلک کی اشاعت اور خانقاہوں کی عظمت رفتہ کی تلاش اور صوفیانہ تعلیمات کو خانقاہوں میں واپس لے آنے کی جستجو میں رہتے۔

اعراس مبارکہ کے مواقع پر ایک سے ایک قابل سے قابل تر عالم دین کو مدعو کرتے اور محفل و عطا کا انعقاد کرتے تاکہ لوگ عرس شریف کی محفل میں آکر کچھ نہ کچھ دین ضرور سیکھ کر جائیں۔

موجودہ دور میں اکثر اعراس مبارکہ کی محافل لھو لعب کی نذر ہو چکی ہیں یہ ہم سب عام مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

لیکن حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ کی فکر ان باتوں سے سوا تھی۔ یہ اپنے بزرگوں کی سچے وارث اور جانشین تھے۔ والد محترم و دادا محترم کے زیر ترتیب مستجاب الدعوات ہو چکے تھے۔ بلند کرداری، اعلیٰ محاسن و اخلاق، گہرا تدبر و تفکر، وسیع و عریض قلب کے مالک، چٹان سے زیادہ مضبوط جگر والے، تواضع میں بے مثال، انکساری میں لاجواب تھے۔

تعلیم و تعلم کے لئے باضابطہ آپ نے ایک اسکول بنام ”غوث اعظم ہائی اسکول“ قائم فرمایا اور بے شمار کسین فرزندان اسلام اور غیر مسلموں کے بچوں کو تعلیم و تربیت سے آراستہ و پیراستہ فرمایا جس کا سلسلہ آپ کے جانشین نے بھی قائم رکھے ہوئے ہے۔ اپنی خانقاہ میں حضرت ہم بہم پیر قدس اللہ سرہ کے فیضان کو عام کرنے میں ہر دم مصروف رہا کرتے۔ دن یا رات کا کسی بھی پہر ہو خانقاہ کا دروازہ ہر پریشان و مصیبت زدہ خلق خدا کے لئے وا رکھتے۔

نظام خانقاہی کے بقا کے لئے اپنے فرزند ثالث کو حیدر آباد میں موجود عالم اسلام کی مشہور و معروف ”الحرین اسلامی ماڈل یونیورسٹی“ واقع تارناکہ (حیدر آباد) میں دو سال مقیم (اندرون) رکھ کر دینی تعلیم سے آراستہ فرمائے۔ اب یہ صاحبزادے میری ہی نگرانی میں جامعہ نظایہ سے عالم کورس کر رہے ہیں۔ الحمد للہ۔

حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ کے تینوں صاحبزادگان تاحال اپنی خانقاہ کے نظام کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ دیہات و قریوں میں مجالس اذکار و محافل و عطا و نصیحت منعقد کرتے ہوئے اپنے والد کے مشن کو دن و گنی رات جو گنی ترقی دینے میں مصروف ہیں۔

مستجاب الدعوات

اپنے دادا محترم کی زیر سرپرستی حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ کئی مرتبہ اذکار کی دعوات، اور ادکی چلہ کشی، وظائف کی زکوٰۃ اور کئی طرح کے عمل و عملیات کی تکمیل فرما چکے تھے۔

دادا محترم کے وصال کے بعد بھی آپ نے اس سلسلہ کو قائم رکھا تھا اس طرح اللہ رب العزت نے آپ کو مستجاب الدعوات بنا دیا تھا۔ آپ جس کے بھی حق میں دعا فرماتے اللہ رب العزت اس دعا کو قبولیت کا شرف عطا فرماتا۔ اس طرح آپ کے پاس جو بھی جس حال میں بھی آتا وہ اپنے مدعا و مقصد کو حاصل کرتے ہوئے خوشی خوشی واپس لوٹتا۔

کوئی غریب ہو کہ امیر، نادان ہو کہ دانا، بڑے عہدہ والا ہو کہ چھوٹے عہدہ والا، رئیس ہو کہ فقیر، بیمار ہو کہ تندرست، مالک ہو کہ محتاج، طاقتور ہو کہ کمزور الغرض ہر ایک کے ساتھ سلوک میں یکسانیت ہوتی اور برتاؤ مساویانہ ہوتا۔ آپ متوکلانہ زندگی کا ایک مکمل نمونہ تھے جو آپ کی ایمانی و وحانی قوت کی عکاسی کرتی ہے۔

آپ بُردباد اور با اخلاق سیرت کے حامل تھے یہی وجہ تھی کہ آپ چاہے تاڑ پتری جائیں یا چچکری یا کوئی اور مقام، ہر جگہ آپ کے چاہنے والوں کا تانتا بندھ جاتا اور ایک جم غفیر اٹھ کر آ جاتا جسے دیکھ کر یوں محسوس ہونے لگتا کہ گویا ستاروں کے جھرمٹ میں چاند بیٹھا ہوا ہو۔

تعمیرات

آپ نے اپنی حیات میں کئی تعمیرات سرانجام دیں جن میں سے چند اہم تعمیرات کا ہم یہاں تذکرہ کرتے ہیں۔

مسجد غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ نے صوفیائے کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے درگاہ حضرت بہم بہم صاحب قدس اللہ سرہ سے متصل اراضی (جس کا رقبہ دس سٹ ہے) پر ایک مسجد کی تعمیر فرمائی اور ”مسجد غوث اعظم“ نام رکھا۔

مسجد کے سطحی منزل (گراؤنڈ فلور) پر مدرسہ اور طلباء کی رہائش کے لئے علاحدہ حصہ مقرر کیا اور پہلی منزل پر نماز کا حصہ مقرر فرمایا۔

آثار شریف (موئے مبارک رسول پاک ﷺ) کے لئے جانب قطب دیوار میں تابدان بنوا کر محفوظ کیا۔

اس مسجد میں چھ صف کی گنجائش ہے اور ہر صف میں ۲۵ مصلی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ 2001ء میں تعمیر شروع ہوئی اور 2003ء میں تکمیل ہوئی۔

درگاہ حضرت بہم بہم صاحب

آستانہ عالیہ بارگاہ حضرت بہم بہم پیر قدس اللہ سرہ میں بزرگوں کی مرضی اور منشا کے مطابق سائبان کی تعمیر کا حکم نہیں ہے جس کی وجہ سے کوئی گنبد یا عمارت تعمیر نہیں کی گئی۔ مزارات قدیم اور مخدوش ہونے کی وجہ سے 2010ء میں جدید طریقہ سے مزارات کی تعمیر کی گئی اور سبز (Green) رنگ کے ٹائلس لگائے گئے۔ احاطہ کی حد بندی کی گئی۔ پائیس کی جانب مرکزی دروازہ لگایا گیا جو طول میں 8 فٹ اور عرض میں 6 فٹ ہے۔ مرکزی دروازہ کی دونوں جانب 20 فٹ اونچے مینار بنائے گئے۔

مشرقی جانب چھوٹا دروازہ ہے جو ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔

خانقاہ قادری چمن

حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ کے دادا محترم و پیر و مرشد حضرت سید سلطان محی الدین قادری قدس اللہ سرہ نے اپنی حیات ہی خانقاہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی جو الحمد للہ آج بھی اُسی شکل میں موجود ہے۔ خانقاہ کا طول و عرض 10x10 ہے۔ حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ نے بھی خانقاہ شریف کو اپنی اصل حالت میں ہی قائم رکھا اور تاحیات اپنے معمولات وغیرہ اسی میں انجام دیتے رہے۔ تاحال خانقاہ شریف اپنی قدیم حالت ہی میں موجود ہے اور الحمد للہ تعمیری لحاظ سے بھی مضبوط ہے۔ عمارت کی عمر 80 تا 90 سال قدیم ہوگی۔

وہائشی مکان

خانقاہ شریف سے متصل اپنے دادا کے قدیم مکان کی حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ نے جدید تعمیر کی۔ یہ تعمیر ایک ہی وقت میں نہیں ہوئی بلکہ موقع کی مناسبت سے مرحلہ وار ہوتی رہی۔ 2018ء میں حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ نے مکان کی بالائی منزل کی بھی تعمیر فرمائی۔

غوث اعظم اسکول

خالق خدا کے لئے ایک دل دردمند کے حامل حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ نے اپنے مکان سے متصل اراضی پر ایک پُر کیف عمارت تعمیر کروائی اور اس میں عصری اسکول بنام ”غوث اعظم ہائی اسکول“ قائم کیا جس میں نرسری تا دسویں جماعت کی تعلیم حکومت کے منظور شدہ نصاب کے مطابق دی جاتی ہے۔ تاحال حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ کے فرزند اکبر و جانشین غوث اعظم ہاشم قادری کی سرپانڈنٹ سکرٹری ہیں۔

خوارق و اعادات

ہم یہاں حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ کی اُن کرامات و خوارق کا تذکرہ کر رہے ہیں جو حقائق پر مبنی ہیں اور ہم نے ان واقعات کے متعلق تحقیق و تنقید کے مراحل کا بذات خود مشاہدہ و معائنہ کیا۔ جب مکمل مطمئن ہو چکے تو پھر ضبط تحریر لاکر محفوظ کر دیا۔

بے شمار افراد آپ سے فیض یافتہ ہوئے۔

اللہ رب العزت آپ کے دست مبارک میں شفا رکھا تھا۔ ہر قسم کے مریض چاہے وہ روحانی امراض میں مبتلا ہوں یا جسمانی امراض میں آپ کے دعا پڑھ کر پھونکنے سے یا پانی پر دم کر کے دینے سے شفا یاب ہو جاتے۔

ایسے بے شمار واقعات ہیں جن کا تذکرہ ہم باعث طوالت سمجھتے ہیں۔ اولیاء اللہ کے دست حق پرست کی دعاؤں سے مصیبتوں کا دور ہونا، پریشانیوں کا ٹل جانا۔ بیماروں کا شفا یاب ہونا، مسائل کا حل ہونا یہ تمام باتیں من جانب اللہ ہوتی ہیں اور ایسی ہی ہستیوں کے ذریعے اللہ رب العزت اپنی مخلوق کو راہ ہدایت عطا فرماتا ہے۔

عارفانہ اور صوفیانہ صفات سے متصف حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ ایک صوفی کامل تھے۔ یہ وہ صفات تھیں جو آپ کو اپنے آباء و اجداد سے ورثہ میں ملی تھیں جنہیں وہ بہت عزیز رکھتے تھے اور انہیں اپنی ساری زندگی حرز جاں بنائے رکھا۔

پیشن گوئیاں

یہ بات اہل تصوف اور اولیاء اللہ کے پاس بہت ہی عام ہے کہ اللہ تعالیٰ بسا اوقات انہیں مستقبل میں ہونے والے کسی واقعہ سے اپنے محبوبوں اور ولیوں کو مطلع فرمادیتا ہے جیسے پیش گوئی کا نام دیا گیا۔

بے شمار اولیاء اللہ کے واقعات میں ہمیں اُن کا پیش گوئی کرنا اور اللہ رب العزت کا اُسے مکمل کرنا ملتا ہے۔

حضرت اسدالشاخ قدس اللہ سرہ کی بھی کئی پیش گوئیاں ہیں جنہیں اپنے مقررہ وقت پر مکمل ہوتے ہوئے دیکھا گیا۔ ہم یہاں صرف ایک پیش گوئی کو تحریر کرتے ہیں جس کے ہم خود عینی شاہد ہیں۔

2019ء میں جب آپ کی نواسی اور راقم الحروف کی بھتیجی سیدہ امیرہ صاحبہ بی بی کی پیدائش ہوئی تو ہم تمام اہل خانہ دیکھنے کے لئے گئے۔ لڑکی کو دیکھنے کے بعد مٹھائی وغیرہ تقسیم کی گئی سارا ماحول خوشگوار تھا۔ باتوں ہی باتوں میں حضرت اسدالشاخ قدس اللہ سرہ نے کہا کہ اب ہمارے دنیا سے جانے کے دن قریب ہو چکے ہیں شاید اب بمشکل ایک سال زائد دو سال باقی رہ گئے ہیں۔ ہم سب یہ سن کر چونک گئے اور کہا کہ اللہ رب العزت آپ کے عمر و اقبال میں ترقی عطا فرمائے ابھی تو ایک ہی نواسی ہوئی ہے۔ ابھی آپ کو اپنے پوتے پوتیاں بھی تو دیکھنا اور اُن کی خوشیوں کو برلانا بھی ہے۔

خیر بات آئی گئی اور سب صاحبزادی کی خوشی میں رہ گئے۔

واقعی پیش گوئی کے ایک سال بعد ہی آپ اس دنیا سے پردہ فرمائے۔

اسفار بیرون ملک

سفر حج بیت اللہ

اللہ رب العزت نے حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ کو اپنی والدہ محترمہ کے ہمراہ جنوری سنہ 2007ء میں حج بیت اللہ زیارت مدینہ منورہ کی سعادت سے مشرف فرمایا۔ یہ سفر بڑا ہی خوشگوار اور روحانیت سے منور و محلی تھا جو 45 دنوں پر مشتمل رہا۔ اس سفر میں حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ کے ہمراہیوں میں اکثر آپ کے اخلاق و عادات سے بے انتہاء متاثر ہوئے اور کئی لوگ حج سے واپسی کے بعد بھی آپ سے جڑے رہے۔

سفر متحدہ عرب امارات

سنہ 1999ء میں حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ نے متحدہ عرب امارات میں دبئی، شارقہ المعروف شارجہ، ابو ظبی کا سفر کیا جو وہاں موجود ہندوستانیوں میں تبلیغ دین و سنیت اور روحانی معاملات کے سلسلہ میں تھا۔ آپ دبئی میں ایک مہینہ مقیم تھے۔

سفر کویت

حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ نے سنہ 2000ء میں کویت کا سفر کیا جو علمی اور روحانی اعراض و مقاصد پر مشتمل تھا۔ کویت میں آپ کا قیام جملہ ۲ ماہ کا تھا۔

سفر عراق

ماہ ربیع الثانی ۱۴۴۰ ہجری مطابق 2018 عیسوی میں راقم الحروف نے جب سالانہ زیارات عراق کا لائحہ عمل تیار کیا تو حضرت اسدالشاخ قدس اللہ سرہ بھی اس سفر میں ہم سفر بننے کے لئے تیار ہوئے۔

اس سفر کے اہم مسافرین کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) راقم الحروف ڈاکٹر سید عبدالبہیمین قادری لا اُبابی سجادہ نشین بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب سالار قافلہ۔

(۲) حضرت اسدالشاخ سید سجاد بابشاہ قادری سجادہ نشین حضرت ختم نبیؐ بنگانہ پل۔

(۳) محترمہ سیدہ سعیدہ بی بی زوجہ حضرت اسدالشاخ قدس اللہ سرہ۔

(۴) محترمہ سیدہ فاطمہ النساء صاحبہ والدہ راقم الحروف۔

(۵) مفتی سید عبدالستعان قادری لا اُبابی برادر ثالث راقم الحروف

و داماد حضرت اسدالشاخ قدس اللہ سرہ۔

(۶) سیدہ نعیمہ کوثر بی بی زوجہ سید عبدالستعان قادری لا اُبابی

صاحبزادی حضرت اسدالشاخ قدس اللہ سرہ۔

(۷) حضرت مولانا محمد سمیع اللہ خان قادری مدظلہ العالی

سابق صدر مصحح دائرۃ المعارف العثمانیہ و خلیفہ مجاز

حضرت فضیلت الشیخ سید شاہ محمد نجیب الدین عبدالباقی قادری البجلانی الرزاقی۔

شیخ الحلقہ بارگاہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ۔

20 دسمبر 2018ء کو اس مقدس سفر سے ہندوستان واپسی ہوئی۔

مندرجہ ذیل بارگاہان مقدسہ کی زیارات سے ہم تمام مشرف ہوئے۔

روضہ مبارک خلیفۃ الرسول اللہ امیر المومنین حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ (نجف اشرف)

روضہ مبارک حضرت سیدنا امام حسین رضہ اللہ عنہ کربلائے معلیٰ۔ و شہدائے کربلا۔

روضہ مبارک حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ۔ (کوفہ)۔ و جامع مسجد کوفہ۔

مقام۔ محراب شہادت حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ۔ (مسجد کوفہ)

مکان حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ۔ (کوفہ)

روضہ مبارک حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم و امام سیدنا امام تقی رضی اللہ عنہما۔ (کاظمین)

روضہ حضور غوث پاک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔ (بغداد شریف)

روضہ مبارک حضرت سیدنا معروف کرخی رضی اللہ عنہ۔ (کرخ)

روضہ مبارک حضرت سیدنا سقطی و حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ عنہما۔ (کرخ)

روضہ مبارک حضرت سیدنا ابوبکر عبداللہ شبلی رضی اللہ عنہ۔

روضہ مبارک حضرت منصور حلاج رضی اللہ عنہ۔

روضہ مبارک حضرت بشر الحافی رضی اللہ عنہ۔

روضہ مبارک حضرت ابوالحسن نوری رضی اللہ عنہ۔

روضہ مبارک حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ۔

روضہ مبارک حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ۔

روضہ مبارک حضرت امام محمد بن محمد بن محمد الغزالی رضی اللہ عنہ۔

روضہ مبارک حضرت سید عبدالجبار قادری رضی اللہ عنہ۔

روضہ مبارک حضرت سید ابوصالح قادری رضی اللہ عنہ فرزند ان غوث پاک رضی اللہ عنہ۔

روضہ مبارک حضرت ایوب علیہ السلام و زوجہ بی بی رحیمہ و دیگر اکابرین امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اسفار اندرون ملک

اندرون ملک ہندوستان، حضرت اسدالشاخ قدس اللہ سرہ کے بے شمار سفر ہوئے جن کی تفصیل سوائے طوالت کے اور کچھ نہیں۔

آپ کے تمام اسفار دینی، مذہبی، ملی، سماجی، روحانی اور ادبی خدمات پر مشتمل ہوا کرتے۔

مذکورہ خدمات کے تحت آپ بنگانہ پٹی کے اطراف و اکناف کے قریوں کے علاوہ تاڑی پتری، کڑپہ، انت پور، حیدر آباد، بنگلور، گتی، گنتگل، گوا، گلبرگہ، بیجا پور، دادا پہاڑ لنگسور، کرنول، مندیال، ادونی، رانچور، بلاری، میٹکورا اور تریپتی وغیرہ کے مسلسل دورے فرماتے رہے۔

دگر ریاستوں میں تلنگانہ، آندھرا، کرناٹک، تمل ناڈو، گجرات اور اتر پردیش کے کئی علاقوں میں قدم رنجہ فرمائی کی۔

مریدین و معتقدین

ریاست آندھرا پردیش کے علاوہ ریاست تلنگانہ، کرناٹک اور مہاراشٹر میں آپ کے مریدین کی کثیر تعداد موجود ہے۔

وعظ و نصیحت

حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ کبھی جلسوں یا جلوسوں سے خطاب نہیں کیا کرتے تاہم اپنے مریدین و معتقدین میں پسند و نصائح کے سلسلہ کو تادم مرگ جاری رکھا۔ جب کبھی مریدین میں کسی بات کے تعلق سے بے چینی محسوس کرتے تو فوراً، مگر لطیف اور آسان طریقے سے اُس موضوع پر گفتگو کرتے اور اپنے نصائح سے ان بے چینوں کا ازالہ فرما دیتے۔

آپ کے مواعظ بہت مختصر ہوتے لیکن اس قدر جامع ہوتے کہ طالب اپنے مطلوب کو حاصل کر لیتا اور جو باتیں اُسے عقدہ لائیکل کی طرح ذہن کے گوشوں میں ابھی ہوئی محسوس ہوتیں، وہ ساری عقدہ بیکل میں تبدیل ہو جاتیں اور وہ خوشی خوشی واپس لوٹتا۔ ہم نے کہا کہ جلسوں وغیرہ میں آپ بیان کیوں نہیں کرتے تو حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ کی اعلیٰ ظرفی و خندہ پیشانی دیکھئے کہ وہ کہتے ہیں کہ بڑے بڑے عالموں اور مشائخوں کے درمیان میں علم سے بے بہرہ کس طرح بیان کر سکوں گا۔

یہ ہوتی ہیں اولیاء اللہ کی صفات یعنی ہر چیز جانتے ہوئے بھی اپنے آپ کو کم اور دوسروں کو عالم سمجھتے۔

موجودہ دور کے حال سے تو تقریباً سب ہی واقف ہیں کہ ہر کم علم اپنے آپ کو عالم اور تمام لوگوں سے بہتر و شاندار جانتا ہے چہ چائے کہ یہ حرکت اہل طریقت میں تکبر کے نام سے جانی جاتی ہے۔

صدر چو کھنڈی فقراء رفاعیہ

قدیم زمانہ سے ہی حضرت سید شاہ نبی شاہ قادریؒ ہم ہم قدس اللہ سرہ کا آستانہ سلسلہ رفاعیہ کے فقراء کی صدر چو کھنڈی ہے۔ حضرت ہم ہم پیر قدس اللہ سرہ کے سالانہ عرس شریف کے موقع پر تین دن یعنی (۱) صندل (۲) عرس (۳) زیارت۔ تین روز کے لئے تمام فقراء جمع ہوتے ہیں۔

حضرت ہم ہم پیر قدس اللہ سرہ کی مزار شریف کے سرہانے گدی شریف ہے گدی مبارکہ کی بائیں جانب ایک مقررہ مقام ہے جہاں حضرت سیدنا احمد کبیر رفاعی قدس اللہ سرہ کا سالانہ علم (جھنڈا) لگایا جاتا ہے۔

تین یوم فقراء کی جمع کا بستر لگایا جاتا ہے۔ ان ہی تین دنوں میں وہ اپنے مسائل حل کرتے ہیں۔ مقدمات کی سنوائی اور فیصلہ کرتے ہیں۔ طریق خلافت کے مراحل بھی طے کرتے ہیں۔

فقراء کی جمع میں چاروں سلسلوں کے بھی فقراء (۱) رفاعی (۲) بانوا (۳) جلالی (۴) اہل طبقات کے علاوہ مداری سلسلہ فقراء کی تعداد کم از کم 150 تا 200 افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔ بستر لگانے اور قیام کے دوران طعام و چائے نوشی وغیرہ کا انتظام سجادہ نشین کی جانب سے ہی کیا جاتا ہے۔

زیارت کی فاتحہ کے بعد ایک بڑا جانور فقراء کو دیا جاتا ہے جسے وہ ذبح کر کے طعام سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سید احمد کبیر رفاعی رضی اللہ عنہ کا علم (جھنڈا) اتارتے ہیں بعدہ یہ محفل اختتام کو پہنچتی ہے۔

حضرت سجادہ نشین کی جانب سے آمدورفت کے لئے خاص رقم بطور نذرانہ دی جاتی ہے۔

زوجہ محترمہ

حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ کی اہلیہ محترمہ کا اسم گرامی سیدہ سعیدہ بی بی ہے۔ والد کا نام سید قلند با شاہ قادری اور والدہ کا نام سیدہ فاطمہ بی بی ہے۔ سیدہ سعیدہ بی بی تمام پور کے جاگیرداروں کی اولاد سے ہیں جن کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے حضرت قطب الدوائر افضل المنظار سید برحق حضرت سید شاہ طاہر قادری لا ابالی ادونوی قدس اللہ سرہ ابن حضور سید الابدال سلطان الفقراء سید شاہ عبداللطیف قادری لا ابالی قدس اللہ سرہ سے جا ملتا ہے۔ یہ بھی اپنے شوہر نامدار کی طرح ملنسار اور خوش مزاج ہیں اور اپنے صاحبزادوں کی بہت ہی اچھے انداز میں تربیت فرما رہی ہیں۔ اللہ رب العزت ان کے سایہ کوتا دیر قائم رکھے۔

اولاد

حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ سید شاہ سجاد باشا قادری قدس اللہ سرہ کی جملہ

چار اولادیں باقیات الصالحات ہیں۔

(۱) سید شاہ محمد غوث محی الدین باشا قادری فرزند اکبر و جانشین۔

(۲) سید شاہ محمد غزالی باشا قادری فرزند دوم۔

(۳) سید شاہ محمد غازی باشا قادری فرزند سوم۔

(۴) سیدہ بی بی نعیمہ کوثر المعروف بی جان بی صاحبزادی۔

چاروں کی تفصیلات ہم نے اگلے صفحات پر علاحدہ علاحدہ پیش کیا ہے۔

خلف اکبر و جانشین

محترم جناب سید شاہ محمد غوث باشا قادری المعروف غوث محی الدین

(المعروف۔ بہم بہم صاحب۔ نہم)

جانشین حضرت اسد المشائخ و سجادہ نشین روضہ حضرت بہم بہم پیر قدس اللہ سرہ

واقع بنگانہ پل صلیح کرنول۔

تعلیم: 'B.Com' B.Ed. تا حال اعلیٰ تعلیم جاری ہے۔

حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ نے اپنی حیات ہی میں کئی مرتبہ میرے

سامنے اپنے فرزند کے جانشین ہونے کا تذکرہ فرما چکے تھے۔ میرے علاوہ اہل خانہ اور

دگر قریبی مریدین و معتقدین سے بھی یہ بات کہہ چکے تھے چنانچہ آپ کی فاتحہ چہلم کے موقع پر رسم جانشینی انجام دی گئی۔

اُس روز بارش بہت زوردار تھی جس کی وجہ سے رسم جانشینی احاطہ درگاہ شریف میں ادا کی گئی اور پھر خانقاہ میں خلافت نامہ پڑھ کر سنایا گیا اور سجادہ نشینی نامہ پر تمام علماء، مشائخ اور سرگروہ فقراء کے دستخط لئے گئے۔

اپنے بڑے فرزند کی شادی حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ نے 2015ء میں بہت شاندار پیمانے پر فرمائی۔ عقد بتاریخ ۱۱/ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ 30 مئی 2015ء بروز ہفتہ۔ بمقام درگاہ حضرت بابا فخر الدین سہروردی قدس اللہ سرہ (پنگنڈہ) کے احاطے میں ہوا اور دعوت ولیمہ بیگن پلی کے مشہور شادی خانہ جی ایم آر فنکشن ہال میں ہوئی۔

محترم غوث پاشاہ کی اہلیہ کا نام سیدہ انیس بی بی بنت سید کریم اللہ قادری ہے جن کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے حضرت بابا فخر الدین سہروردی قدس اللہ سرہ (پنگنڈہ شریف) سے ملتا ہے۔ تاحال انہیں کوئی اولاد نہیں۔

فرزند دوم

خلف دوم کا نام۔ سید شاہ محمد غزالی قادری ہے۔

تعلیم: C.A.

حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ کی حیات ہی ان کی شادی بتاریخ ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ 19 دسمبر 2019ء میں برادر خور سید عارف باشا قادری کی بڑی

صاحبزادی سیدہ ایمن بی بی کے ہمراہ فرمائی۔ عقد نندیال میں ہوا اور ولیمہ بمقام جی ایم آر فنکشن ہال بنگانہ پٹی میں بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ کیا گیا۔ تاحال انہیں کوئی اولاد نہیں۔

تیسرے صاحبزادے

خلف سوم۔ سید محمد غازی قادری۔
تعلیم۔ جامعہ نظامیہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔
جمعہ کی خطابت اور مریدین کے پاس وعظ و بیان اچھے انداز میں کرتے ہیں۔
دیہات و قریوں کے دوروں کا مسلسل اہتمام کرتے ہوئے حلقہ ذکر کی محافل منعقد کرتے ہیں۔
ان کی دینی تعلیم راقم الحروف کی سرپرستی میں جامعہ نظامیہ سے ہو رہی ہے۔

بنت نیک بخت

سیدہ نعیمہ کوثر زوجہ مفتی الحاج سید عبدالمستعان قادری لا اُبالی راقم الحروف کے
برادر ثالث۔

ان کی شادی، عقد بتاریخ ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ 21 فروری 2013ء بروز
جمعرات بمقام تاڑی پتری میں ہوا۔

دعوت ولیمہ حیدر آباد کے معروف پیراڈائس فنکشن ہال میں تزک و احتشام کے ساتھ منعقد
ہوئی۔ تاحال انہیں ایک صاحبزادی سیدہ ایمن بی بی ہے۔

وصال

کیسے لکھوں؟ کیا لکھوں؟ مجھے اب تک بھی یقین نہیں آرہا ہے کہ حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ اب ہمارے درمیان میں موجود نہیں۔

ہم سب سے بڑی ہی محبت و شفقت، خلوص و احترام سے پیش آنے والی، قلب و ذہن سے بے پناہ قریب ہستی اچانک ہمارے درمیان سے عالم جاویداں کے لئے روانہ ہو گئی۔

لیکن مشیت ایزدی یہی تھی ”کل من علیہا فان“ یہ فرمان خداوندی جھنجھوڑ کر کہتا ہے ”و یبقی وجہ ربك ذوالجلال والا کرام“ ”ہی حقیقت ہے۔ اس دنیا میں ہر پیدا ہونے والے کو یہ دار فانی کو چھوڑنا اور دار البقاء کی جانب روانہ ہو جانا ہے۔

موت تو برحق ہے اس سے کسی کو انکار نہیں لیکن حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ اس طرح داغ مفارقت دے جائیں گے اس بات کے لئے قلب و ذہن تیار نہیں تھے۔

بتاریخ ۵ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۱ھ مطابق 27 جولائی 2020ء بروز چہار شنبہ دوپہر کے وقت حیدرآباد فون آیا کہ حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ کی طبیعت کچھ ناساز ہو گئی ہے جس کی وجہ سے انہیں بنگانہ پلی سے کرنول دواخانہ میں بتانے کے لئے لایا جا رہا ہے۔ بڑے اور دوسرے فرزند والد کے ہمراہ تھے۔

ہم نے فوراً حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ کی صاحبزادی اور داماد کو کرنول روانہ کرنے کی تیاری شروع کر دی۔

پھر اچانک قریب 5 بجے فون آیا اور حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ نے اپنے داماد سے بات کی۔ کہا کہ ”جلدی آجائیے اب سب ختم ہونے والا ہے“ اور یہی حضرت کے آخری الفاظ ثابت ہوئے۔ فوراً صاحبزادی اور داماد کرنول روانہ ہو گئے۔

قریب 6 بجے دوبارہ فون آیا جس میں کہا گیا کہ حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ کو کرنول کے دواخانہ میں بتایا گیا اور ڈاکٹروں نے کوئی انجکشن دیا جس کے بعد وہ حمام جا کر واپس آئے اور اپنے سریر (Bed) پر لیٹے اس کے ساتھ ہی اپنے پیروں کو دراز کر دیا۔

اس کے ساتھ ہی آپ کا طائرِ روح قفصِ عنصری کو توڑ کر وحدت و رسالت کے محور کن ترانے گنگناتے ہوئے آسمان کی بلندیوں میں پرواز کر گیا۔

ان الله وان اليه راجعون -

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کے لئے

تیری یاد ایسی ہے با وفا پس مرگ بھی نہ ہوئی جدا
تیری یاد میں ہم مٹ گئے تیری یاد دل سے مٹی نہیں

ہمارے حیدرآباد سے حضرت اسدالشاخ قدس اللہ سرہ کے مکان - بنگانہ پٹی پہنچنے تک رات کے ۱۰ بجے چکے تھے تعزیت اور دیدار کے لئے عقیدت مندوں کا اڈتا ہوا سیلاب خانقاہ پر پہلے سے ہی موجود تھا۔ نصف شب کے بعد کسی حد تک ہجوم کم ہوا پھر بھی کئی لوگ موجود تھے۔

جسد خاکی فرج (Fridge) میں رکھا گیا تھا اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے حضرت اسدالشاخ قدس اللہ سرہ کو ابھی نیند لگی ہو اور وہ کچھ دیر سنانے کے بعد اٹھ کر بیٹھ جائیں گے۔

ابھی بھی ہماری آنکھوں کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ حضرت سجاد باشا اس عالم فانی سے عالم جاویدانی کی جانب رخت سفر باندھ چکے ہیں۔

۶ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۱ ہجری مطابق 28 جولائی 2020ء بروز سہ شنبہ (منگل) ۱۱ بجے دن تغیل، ۲ بجے بعد نماز ظہر نماز جنازہ اور 3.00 بجے دن بارگاہ حضرت سید شاہ نبی شاہ قادری رحمہم پیر قدس اللہ سرہ کے احاطہ میں تدفین کیا جانا بعد مشاورت طے پایا۔

فون اور سوشل میڈیا کے ذریعے اس اطلاع کو عام کیا گیا۔
اس مجلس مشاورت میں مندرجہ ذیل افراد موجود تھے۔

زوجہ محترمہ حضرت اسدالشاخ قدس اللہ سرہ

فرزند اکبر وجانشین سید غوث باشا قادری

فرزند دوم سید محمد غزالی باشا قادری

فرزند سوم سید محمد غازی باشا قادری

داماد سید عبدالستعان قادری لاابالی

راقم الحروف ڈاکٹر سید عبدالمہیمن قادری لا ابالی
اور حضرت اسدالشاخ کے مرید خاص محمد حسین (مرحوم) جن کا حضرت اسدالشاخ قدس
اللہ سرہ وصال کے چھ مہینے کے بعد انتقال ہو گیا۔

ہماری رفاقت حضرت اسدالشاخ قدس اللہ سرہ سے ۷ تا ۸ سال کی رہی لیکن
قربت اور محبت کا یہ دورانیہ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے برسوں پرانا ہو۔

معاصر کے بڑے پن کے اظہار میں معاشرت ہمیشہ مانع ہوتی ہے اور کسی کی
قربت اس کی کمزوریوں سے بھی متعارف کرواتی ہے مگر ہمیں برملا یہ کہنے میں کوئی تامل
نہیں ہو رہا ہے کہ ہم ان کے جتنے قریب ہوتے گئے ان کی دین پروری، انابت الی اللہ،
مقتناطیسی شخصیت، صوفیانہ مشاغل، علمی مراتب، بلند و بالا کردار، انابت الی اللہ، تواضع، حلم،
حیا، انداز تعظیم و تکریم، نرم و نازک لب و لہجہ، سخن فہمی، سخن سنجی، سنجیدہ و متین گفتگو، زندگی کے
ساتھ اُن کا رویہ اور طرز عمل کے معترف ہوتے گئے۔ وہ اپنے ڈھب کے ایک مثالی فرد
فرید تھے۔

ان کی ہر ادا ہر گفتگو ہمارے قلب و ذہن کو بار بار یاد دل رہی تھی اور چہرہ دیکھنے
سے یہ خیال پیدا ہو رہا تھا کہ وہ ابھی کچھ ہی دیر میں نیند سے بیدار ہو جائیں گے اور ہمیشہ
کی طرح طویل گفتگو کا سلسلہ شروع ہوگا۔

لیکن حقیقت بالکل اس کے برعکس تھی اور وہ اس ظاہری دنیا سے باطنی دنیا کی
جانب جا چکے تھے۔

خیر اللہ اللہ کرتے اور قرآن حکیم کی تلاوت کرتے یہ رات کے 6 تا 8 گھنٹے گویا 6 تا
8 دن کی طرح گزرے اور اذان فجر ہوئی۔ نماز فجر ادا کرنے کے بعد پھر سے عقیدت مندوں
کا جم غفیر اپنی آنکھوں میں اشکوں کے آبشار لئے جمع ہوا اور دیدار کرنے لگا۔

بے شمار مریدین و معتقدین سکتے کی حالت میں جہاں ٹہرے وہیں گم سُم اپنی آنکھوں کے سامنے موجود حقیقت کا سامنا کرنے کے قطعی متحمل نظر نہیں آ رہے تھے۔
 سارا ماحول سو گوار تھا کہ ایک محسن و مددگار ربی رضائے الہی کے سامنے گھٹنے ٹیک کر داعی اجل کو لبیک کہہ دیا تھا۔

تغسیل

۶ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۱ھ مطابق 28 جولائی 2020ء بروز پنجشنبہ

صبح 8.00 بجے سے تجہیز کی تیاریاں شروع ہوئیں۔

غسل کے لئے پانی گرم کیا گیا اور 10.00 بجے دن سے غسل کا آغاز ہوا۔ علاقہ کے مقررہ غسل محمد علی فاروقی صاحب کو بلایا گیا جو حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ کے دوست اور خاص معتقدین ہی میں سے ہیں۔

غسل کے فرائض مندرجہ ذیل افراد ادا کئے۔

خلف اکبر و جانشین سید محمد غوث باشا قادری

خلف ثانی سید محمد غزالی قادری

خلف ثالث سید محمد غازی قادری

راقم الحروف ڈاکٹر سید عبدالمہین قادری لا اُبابی

میرے برادر ثانی مفتی سید عبدالمتعال قادری لا اُبابی رہبر

میرے برادر ثالث و داماد حضرت اسد المشائخ مفتی سید عبدالمستعان قادری لا اُبابی محی

میرے برادر رابع سید عبدالمقط قادری لا اُبابی

میرے برادر خامس مفتی سید عبدالموخر قادری لا اُباالی ارشاد
ہمارے مریدین مفتی محمد منیب رزاقی طاہر ، مفتی محمد اسلم خان احقر ، محمد ذیشان خان ،
محمد عبدالواحد خان ، محمد عبدالغفار اور محمد مقصود شریف۔
مذکورہ افراد کے علاوہ دیگر چند افراد خاندان بھی موجود تھے جو غسل کے اختتام کے
بعد حصول سعادت کے لئے ایک ایک لوٹا پانی پیش کئے۔ 12.00 بجے دن غسل کے
مراحل اختتام کو پہنچے۔

تکفین

غسل کی تکمیل کے بعد تکفین کے افعال کا آغاز ہوا۔
حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ نے حج بیت اللہ سے واپسی کے وقت اپنے
احرام کو آب زم زم سے بھگو کر اور پھر سکھا کر اپنے کفن کے لئے محفوظ کر لیا تھا۔
مقررہ کفن پہنانے کے بعد اوپر کرتے کے لئے آپ ہی کا لایا ہوا احرام کا توال پہنایا گیا۔
پھر ہم نے اپنے پاس موجود تبرکات بھی رکھے جس میں خاک شفا
(مدینہ منورہ)، کربلا شریف کی خاک، حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے گنبد مبارک کی خاک،
بغداد شریف میں بڑے بڑے آستانوں پر پیش کیا گیا عطر، حضور مولائے کائنات سیدنا
علی رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک غلافوں کے
قطعرات رکھے گئے۔

اس طرح 1.30 بجے تکفین کے مراحل اختتام کو پہنچے۔
اب یہاں سے ماحول مزید سوگوار ہو گیا۔ ہر طرف سے سسکیاں ہی سسکیاں

سنائی دی جانے لگی۔

حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ کا چہرہ اتنا نورانی ہو گیا تھا کہ ہر دیکھنے والے کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ابھی تیار ہو کر لیٹے ہوں اور ابھی اٹھ کھڑے ہوں گے۔ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے کوئی شہزادہ اپنی ذمہ داریوں کی تکمیل کے بعد بے انتہا خوشی و مسرت کے عالم اپنے والدین یا اجداد سے ملاقات کے لئے بے تاب ہو۔ یقیناً یہ حقیقت بھی تھی کہ آپ اپنی مبارک لحد میں سرکار کون و مکان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے لئے جارہے تھے وہی دیدار جس کے لئے ہر عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی بھر بے چین رہتا ہے۔

نماز جنازہ

خانقاہ میں موجود تمام افراد کو دیدار کروانے کے بعد جلوس جنازہ مسجد کے لئے روانہ ہوا۔

یہ وہی مسجد غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہے جسے حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ نے بہت ہی محنت اور جدوجہد سے تعمیر کروایا تھا اور یہیں نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ یہ کون جانتا تھا کہ آج آپ کی آخری نماز اسی مسجد میں ادا کی جائے گی۔

نماز ظہر 2.00 بجے ادا کی گئی۔

2.30 بجے نماز جنازہ پڑھی گئی۔ حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ کی اہلیہ محترمہ اور تینوں فرزندان کی خواہش پر راقم الحروف نے نماز جنازہ کی امامت کی۔ ہزاروں فرزندان توحید نے اللہ کے اس ولی کی نماز جنازہ ادا کی۔ نماز جنازہ کے بعد چادر گل پیش

کی گئی اور فاتحہ خوانی ہوئی۔

روضہ مبارک حضرت بہم بہم صاحب قدس اللہ سرہ میں تدفین کے لئے جلوس جنازہ روانہ ہوا۔ جس جانب بھی نظر دوڑائیں عوام الناس کے سروں کا سمندر نظر آ رہا تھا۔ ہر آنکھ اشکوں کے آبشار لئے ہوئے کپکپاتے لبوں سے تسبیح خدائے باقی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ اکبر پڑھتے ہوئے جنازہ مبارک کو کندھا دینے کی سعی میں مشغول تھی۔

چند ہی لمحوں میں یہ مقدس اللہ کے ولی کا جسد خاکی بارگاہ شریف پہنچ گیا۔

تدفین

بتاریخ ۶ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۱ ہجری مطابق 28 جولائی 2020ء بروز پنجشنبہ (جمعرات) 3.00 بجے دن مسجد سے جنازہ مبارک بارگاہ حضرت بہم بہم صاحب قدس اللہ سرہ کے احاطے میں لایا گیا۔ بعد نماز فجر سے ہی لحد مبارک کی تیاری شروع ہو چکی تھی جو نماز ظہر سے قبل مکمل کر دی گئی۔

ہزاروں سوگواروں کے درمیان حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ کے جسد خاکی کو قبر مبارک میں اتارا گیا۔ قبر کے اندر خلف اکبر خلف ثالث اور راقم الحروف اترے۔ جسد خاکی رکھنے کے بعد خلف اکبر باہر آ گئے اور خلف ثانی لحد میں پہنچے چہرہ مبارک قبلہ کی جانب کیا گیا اور پھر سب لحد سے باہر آ گئے۔ مزار صندوقی بنائی گئی اور اوپر پتھر کی کڑیوں سے بند کیا گیا۔

فاتحہ سوم

۸ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۱ھ مطابق 30 جولائی 2020ء بروز شنبہ (ہفتہ)
بعد نماز عصر مسجد غوث اعظم رضی اللہ عنہ میں فاتحہ سوم کے لئے بے شمار مداحوں کا ہجوم جمع ہوا۔ نماز
عصر کے بعد قرآن خوانی کی گئی اور پھر فاتحہ پڑھی گئی۔

پھر تمام جم غفیر بارگاہ اقدس حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ پہنچا اور چادر گل کی
پیشی کے بعد صلوٰۃ و سلام بارگاہ خیر الانام گزارا گیا۔ بعد نماز مغرب تمام عوام و خواص کے
لئے خانقاہ شریف میں تناول طعام کا انتظام کیا گیا جس سے تمام شرکاء مستفید ہوئے۔
طعام کا یہ سلسلہ نصف شب تک چلتا رہا۔

فاتحہ اربعین

بتاریخ ۱۳ محرم الحرام ۱۴۴۲ھ 2 ستمبر 2020ء بروز چہار شنبہ بعد نماز عصر
بمقام بارگاہ شریف محفل فاتحہ اربعین کی گئی۔

بعد نماز عصر خلف اکبر حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ محترم جناب سید شاہ محمد
غوث باشا قادری کی رسم سجادہ نشین عمل میں آئی۔

علماء و مشائخ کے علاوہ چاروں سلاسل کے فقراء (۱) رفاعی (۲) جلالی (۳) بانوا
(۴) اہل طبقات، مداری سلسلہ کے فقراء، مریدین و معتقدین کی کثیر تعداد موجود تھی۔
یہ محافل فاتحہ تین یوم منعقد کی گئیں جس کی تفصیل اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے۔

۱۳ محرم الحرام ۱۴۴۲ھ 2 ستمبر 2020ء چہار شنبہ بعد نماز عصر مراسم سجادگی و گدی نشینی انجام دیئے گئے۔

۱۴ محرم الحرام ۱۴۴۲ھ 3 ستمبر 2020ء پنجشنبہ ۸ بجے شب عوام و خواص کے لئے تناول طعام کا اہتمام کیا گیا۔

۱۵ محرم الحرام ۱۴۴۲ھ 4 ستمبر 2020ء جمعہ بعد نماز فجر صلوٰۃ و سلام بارگاہ رسول اکرم ﷺ بعد حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ اور آپ کے اجداد کی مزاروں پر چادر گل پیش کی گئی۔

مزار کی تفصیل

حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ کی مزار شریف حضرت سید شاہ نبی شاہ قادری قدس اللہ سرہ کے بائیں جانب حضرت کے فرزند و جانشین حضرت سید عبدالستار قادری قدس اللہ سرہ کے مزار کے بازو ہے۔

حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ کے
مزار کا طول سات فٹ (7 feet)۔

مزار کا عرض ساڑھے تین فٹ (3.5 feet)۔

چوکھنڈی کی اونچائی ڈیڑھ فٹ (1.5 feet)

چوکھنڈی پر مزار کی اونچائی تین فٹ (3 feet)

لوحة مزار

بسم الله الرحمن الرحيم

الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون

اسد المشائخ الحاج حضرت سید سجاد باشا قادری علیہ الرحمۃ ہم ہم پیر
ابن حضرت سید محی الدین باشا قادری سجادہ نشین ششم بارگاہ حضرت سید نبی شاہ قادریؒ

HAZRAT SYED SAJJAD BASHA KHADRI

وصال

ولادت

۶/ ذوالحجہ ۱۴۴۱ھ

۶/ ذوالقعدہ ۱۳۸۱ھ

27 جولائی 2020ء

15 اپریل 1962

قطعہ تاریخ۔ ولادت و وصال در صنعت مہمین

۱۳۸۱

س سجاد باشا آپ تھے گوھر نظر .. نوری چراغ غ

غ غوث الوریٰ کے فیض سے اب ہو گئے ہیں جنتی ی

ظ ظل علی سجاد یہ صنعت مہمین کا سراغ غ

ب بربہ گئی " ذرات عالم " سے جو تاریخ آپ کی ی

1962 ۱۴۴۲ 2020

نتیجہ فکر: ڈاکٹر سید عبدالہمید قادری لا ابالی سجاد۔ پتھر والے صاحب حیدر آباد

گزرا نیدہ: سید شاہ غوث باشا قادری سجادہ نشین نم۔ سید غزالی قادری۔ سید غازی قادری

تخت کی لمبائی ڈھائی (5.2) فٹ اور چوڑائی دو (2) فٹ سے جسے سر ہانے لگائی گئی۔

تفصیلات عرس اکبر

حضرت سید شاہ نبی شاہ قادری المعروف: ہم: ہم صاحب قدس اللہ سرہ کا سالانہ عرس مبارک بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ بنگانہ پلی میں بتواریخ ۲۱/۲۲/۲۳ صفر المظفر کو منایا جاتا ہے۔

یوم اول۔ صندل مبارک:

۲۱ صفر المظفر -- نماز ظہر کے بعد سے تناول طعام کا اہتمام رہتا ہے۔

بعد نماز عشاء صندل شریف کی تیاری شروع کی جاتی ہے۔

۱۰ بجے شب فقراء و ف پر کلام پڑھتے ہیں اور ضربات لگاتے ہیں اور صندل شریف بر آمد کیا جاتا ہے۔ قادری چمن خانقاہ سے صندل شریف کا جلوس درگاہ حضرت: ہم: ہم پیر پہنچنے تک تقریباً ۱۲ بج جاتے ہیں۔ بعد نصف شب صندل شریف پیش کیا جاتا ہے پھر صلوة و سلام کے بعد تبرک تقسیم کیا جاتا ہے۔

یوم الثانی۔ عرس مبارک:

۲۲ صفر المظفر بعد نماز عشاء احاطہ درگاہ شریف سے متصل جلسہ فیضان اولیاء کا

اہتمام کیا جاتا ہے۔

اس جلسہ میں جید علماء و مشائخ کے خطابات ہوتے ہیں۔ راقم الحروف نے بھی کئی مرتبہ اس جلسہ کو مخاطب کیا۔ جلسہ کے اختتام کے بعد احاطہ درگاہ شریف میں محفل میلاد خوانی کا انعقاد عمل میں لایا جاتا ہے۔

یوم الثالث۔ زیارت:

۲۳ صفر بعد نماز فجر محفل قل پیش کشی چادر گل و فاتحہ خوانی و تقسیم تبرک کے ساتھ

اس سہ روزہ مجالس میں عرس مبارک کا اختتام ہوتا ہے۔

تفصیلات عرس اصغر

حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ کے عرس مبارک کو عرس اصغر کا نام دیا گیا ہے۔ حضرت اسد المشائخ قدس اللہ سرہ کا پہلا عرس مبارک بتاریخ ۶ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۲ ہجری مطابق ۱۷ جولائی ۲۰۲۱ء بروز شنبہ (ہفتہ) منایا گیا۔ بعد نماز عصر قرآن خوانی، بعد نماز مغرب تناول طعام۔ بعد نماز عشاء تا نصف شب محفل میلاد خوانی قادری چمن خانقاہ میں منعقد ہوئی۔

میلاد خوانی کے لئے حیدرآباد سے جماعت میلاد بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب کو بلایا گیا۔ میلاد کی جماعت کے اراکین محمد حبیب خان صاحب۔ شیخ محمد صلاح الدین صاحب۔ شیخ محمد شمس الدین صاحب۔ شیخ محسن صاحب۔ شیخ علی صاحب اور شیخ احمد صاحب کے علاوہ محمد ذی شان خان تھے۔

بعد نماز فجر پیش کشی صندل مبارک، صلوٰۃ و سلام و تبرک کی تقسیم عمل میں آئی۔

آئندہ سال سے اس طرح عرس مبارک کا لائحہ عمل منظم کیا گیا۔

بعد نماز مغرب پیش کشی صندل مبارک، چادر گال، صلوٰۃ و سلام اور تقسیم تبرک

، بعد نماز عشاء تناول طعام۔

۹ بجے شب تا نصف شب محفل میلاد خوانی۔

اللہ رب العزت اس سلسلہ کو ابد الابد تک قائم و دائم فرمائے۔ آمین۔

حضرت اسدالمشاخ بحیثیت شاعر

حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ کو شعر و شاعری سے بھی دلچسپی تھی خصوصاً نعت شریف سننا اُن کا خصوصی ذوق تھا۔

اکثر ریکارڈنگ میں یا فون میں نعت مبارکہ یا نعتیہ قوالیوں کو سنا کرتے۔ ہم جب کسی موقع سے بنگانہ پلی جاتے تو خوب گھل کر باتیں ہوتیں اور کبھی شاعری پر بھی تبادلہ ہوتا۔ ہمارے تبادلہ خیال کو یہاں تحریر کرتے ہیں۔

۱۲ / جمادی الاولیٰ ۱۴۴۲ھ 28 / دسمبر 2020 عیسوی کو ہمارے جد حضرت و تددکن سید شاہ عبداللہ شاہ قادری لاابالی المعروف پتھر والے صاحب کا سو (125) واں سالانہ عرس شریف ہے اس ضمن میں تاریخ مذکورہ کو 154 واں کل ہند طرچی تاریخی نعتیہ و منقبتی فارسی و اردو مشاعرہ ہے۔

جسے ہم تاریخ میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت دینے کا ارادہ کرتے ہوئے یوں لائحہ عمل تیار کئے کہ یہ مشاعرہ 13 یوم - دن رات یعنی 24 گھنٹے چلے گا۔

اس مشاعرہ میں 125 شعراء 125 اشعار پر مشتمل نعت شریف اور ۲۱۱ اشعار پر مشتمل مناقب پیش کریں گے۔ کوویڈ (Covid-19) کے حالات کی وجہ سے حکومت کی اجازت نہ ہونے سے مشاعرہ تو نہیں ہوا لیکن ان شاء اللہ جب بھی حالات سنبھلیں گے ضرور مشاعرہ کا انعقاد عمل میں لایا جائے گا۔ تا حال تمام کلاموں کو جمع کر لیا گیا ہے اور یہ تقریباً 1500 صفحات پر مشتمل اردو زبان کا پہلا

ضخیم گلدستہ تیار ہو رہا ہے۔

ہم نے حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ سے اصرار کیا کہ آپ بھی اس تاریخی مشاعرہ کا حصہ بنیں اور ایک نعت و منقبت کہیں۔

حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ نے کہا کہ میں نے خود سے تو اشعار نہیں کہے۔

ہم نے کہا کہ آپ کوشش تو کریں باقی اُن پر چھوڑ دیں جن کی شان میں آپ نعت شریف کہنے والے ہیں۔

الحمد للہ حضرت اسدالمشاخ قدس اللہ سرہ نے کوشش کی اور اللہ رب العزت نے کامیابی عطا فرمائی۔

125 اشعار پر مشتمل نعت شریف اور گیارہ اشعار میں منقبت حضرت اسدالمشاخ

قدس اللہ سرہ نے ہمارے حوالے کر دی جسے ہم یہاں پیش کر رہے ہیں۔

125 اشعار پر مشتمل نعت شریف

- (۱) ہے مرا یہ مدعا یا مصطفیٰؐ
دید ہو جائے عطا یا مصطفیٰؐ
- (2) ہو عنایت اب ذرا یا مصطفیٰؐ
دل غموں سے ہے بھرا یا مصطفیٰؐ
- (3) ہو عنایت مجھ پہ بھی شاہِ اُممؐ
ہوں دیوانہ آپ کا یا مصطفیٰؐ
- (4) آپ کے احکامِ عالی قدر سے
ہم کو ملتی ہے جلا یا مصطفیٰؐ
- (5) اسوۂ حسنہ کا جگ میں آج تک
ہر جگہ ہے تذکرہ یا مصطفیٰؐ
- (6) آج تک علمائے حق کے درمیان
ہو رہا ہے تبصرہ یا مصطفیٰؐ
- (7) آپ کا اسمِ گرامی یا نبیؐ
عرش پر بھی ہے لکھا یا مصطفیٰؐ
- (8) آپ ہی کے دم قدم سے دین کا
باغ اب تک ہے ہرا یا مصطفیٰؐ

(9) آپ کے قدموں میں آکر ہوسکوں

دل غموں سے ہے بھرا یا مصطفیٰؐ

(10) ہے قناعت کا یہ عالم آپ کی

جو کی روٹی ہے غذا یا مصطفیٰؐ

(11) میری مشکل کو بھی حل کر دیجئے

آپ ہیں مشکل کشا یا مصطفیٰؐ

(12) میری قسمت میں بھی لکھ دیجئے ذرا

سنگِ اسود چومنا یا مصطفیٰؐ

(13) جس نے دیکھا اُس کی قسمت کھل گئی

خواب میں وہ نقشِ پا یا مصطفیٰؐ

(14) مشکوں میں آسمانوں کی طرف

آپ کا وہ دیکھنا یا مصطفیٰؐ

(15) میری نسِ نس کا ہے بس اک کام یہ

آپ ہی کو سوچنا یا مصطفیٰؐ

(16) ذہن میں خوشبو بسی ہے جو مرے

لائی طیبہ سے ہوا یا مصطفیٰؐ

(17) ہے بڑا بد بخت دنیا میں وہی

دین سے جو پھر گیا یا مصطفیٰؐ

(18) آپ کے قدموں میں جو بھی آ گیا

ہو گیا وہ کیا سے کیا یا مصطفیٰؐ

(19) آندھیوں میں جل رہا ہے آج تک

دین کا روشن دیا یا مصطفیٰؐ

(20) عرش پر جب آپ نے رکھا قدم

سب فرشتوں نے کہا یا مصطفیٰؐ

(21) آپ ہی نے رب کا بتلایا پتہ

مل گیا ہم کو صلہ یا مصطفیٰؐ

(22) آپ کی نسبت سے سب کچھ مل گیا

اب نہیں کوئی گلہ یا مصطفیٰؐ

(23) دے رہا ہوں دیر سے آواز میں

سُن لو اب میری صدا یا مصطفیٰؐ

(24) در پہ آؤں آپ کے میں بارہا

ہے یہی خواہش سدا یا مصطفیٰؐ

(25) جب مکمل آگیا قرآن تو

دین نے پائی ضیا یا مصطفیٰؐ

(26) دل کی دھڑکن تیز ہوتی ہے جہاں

ہے مدینہ وہ جگہ یا مصطفیٰؐ

(27) آپ کے احکام کو سمجھے گا وہ

جام وحدت جو پیا یا مصطفیٰؐ

(28) عرش پر جب آپ نے رکھا قدم

خوش ہوا رب العلیٰ یا مصطفیٰؐ

(29) ہر طرف ہے یہ کرونا کی وبا

ٹال دیجے یہ بلا یا مصطفیٰؐ

(30) نام لینا آپ کا میرے لئے

ہے یہی اک مشغلہ یا مصطفیٰؐ

(31) چومتا ہے رات بھر یہ چاند بھی

آپ ہی کے نقشِ پا یا مصطفیٰؐ

(32) بولہب کے واسطے نازل ہوئی

سورتِ تبت یدا یا مصطفیٰؐ

(33) آج تک طیبہ نگر میں آپ کے

نقشِ پا ہیں جا بجا یا مصطفیٰؐ

(34) ہر حدیثِ پاک میں پنہاں ملا

آپ ہی کا فلسفہ یا مصطفیٰؐ

(35) ہر گھڑی دربارِ عالی سے رواں

عام ہے جود و سخا یا مصطفیٰؐ

(36) قبر میں آئے مدینے سے مری

صبح کی پیاری صبا یا مصطفیٰؐ

(37) ہو میسر اب مدینہ کا سفر

دل سفر میں ہی رہا یا مصطفیٰؐ

(38) جسم لے کر آگیا میں اپنے گھر

دل وہیں پہ رہ گیا یا مصطفیٰؐ

(39) کس قدر بد بخت ہے وہ شخص جو

دور طیبہ سے رہا یا مصطفیٰؐ

(40) پا کے انگلی کا اشارہ آپ کی

چاند دو ٹکڑے ہوا یا مصطفیٰؐ

(41) پھر کہاں ایمان اس کارہ گیا

جو حدیثوں سے پھرا یا مصطفیٰؐ

(42) آپ کی ہر اک حدیث پاک بھی

اک ستوں ہے دین کا یا مصطفیٰؐ

(43) دل میں میرے بس چکے ہیں آپ ہی

اب نہیں ہے فاصلہ یا مصطفیٰؐ

(44) ہے پسینہ آپ کا خوشبو بھرا

صندلی ہے سلسلہ یا مصطفیٰؐ

(45) جنتی ہے جنتی ہے جنتی

آپ کا ہر قافلہ یا مصطفیٰؐ

(46) بے وسیلہ جو بھی مانگی تھی دعا

لوٹ آئی وہ دعا یا مصطفیٰؐ

(47) کام آکر ہی رہا سب کے لئے

بس وسیلہ آپ کا یا مصطفیٰؐ

(48) حکم رب سے آپ نے بخشا ہمیں

مل گیا حد سے سوا یا مصطفیٰؐ

(49) لاج رکھ لو دین و دنیا میں مری

رب کے پیارے مصطفیٰ یا مصطفیٰ

(50) آپ ہی کے نور سے روشن جہاں

نورِ پیکرِ مجتبیٰ یا مصطفیٰ

(51) نام جس میں آپ کا شامل رہے

رو نہ ہوگی وہ دعا یا مصطفیٰ

(52) ہوگی سب ہی کو ضرورت آپ کی

بے گماں روزِ جزا یا مصطفیٰ

(53) میں بھی جنت کا مکیں بن جاؤں گا

آپ کی ہو گر عطا یا مصطفیٰ

(54) کی دعا دے کر وسیلہ آپ کا

ہو گیا سب کچھ عطا یا مصطفیٰ

(55) ہے گذارش آپ سے کر دیجئے

میرے حق میں بھی دعا یا مصطفیٰ

(56) انبیاء سارے تمہارے مقتدی

آپ سب کے مقتدی یا مصطفیٰ

(57) قبر میں دیدار اپنا دیجئے

آپ سے ہے یہ دعا یا مصطفیٰ

(58) روزِ محشر جامِ کوثر ہو عطا

بس یہی ہے دعا یا مصطفیٰ

(59) میں ادھر ہوں میں ادھر ہوں میں ادھر
دیکھ لیں مژ کر زرا یا مصطفیٰؐ

(60) آسرا درکار ہے بس آپ کا
بے سہارا ہوں کھڑا یا مصطفیٰؐ

(61) آپ ہی کا نام نامی یا نبیؐ
ورد ہے صبح و مسا یا مصطفیٰؐ

(62) دوسرا کوئی نہیں بس آپ کے
بے گماں شمس الضحیٰ یا مصطفیٰؐ

(63) آپ بہتر جانتے ہیں یا نبیؐ
کس نے کیا دی ہے ندا یا مصطفیٰؐ

(64) آپ کی امت کے ہر اک فرد سے
دور ہو جائے انا یا مصطفیٰؐ

(65) آپ ہی شاہوں کے شاہا یا نبیؐ
میں ہوں ادنیٰ سا گدا یا مصطفیٰؐ

(66) بادشاہوں سے بڑا ہوتا ہے وہ
آپ کے در کا گدا یا مصطفیٰؐ

(67) ہے تمنا زندگی میں ایک بار
دیکھ لوں غارِ حرا یا مصطفیٰؐ

(68) ساری امت ہے اسی کی چھاؤں میں
آپ ہیں سایا گھنا یا مصطفیٰؐ

(69) آگیا غصہ میں خود رب علی

پاؤں جب زخمی ہوا یا مصطفیٰ

(70) کلمہ طیب سے واضح ہے یہی

لا الہ کی صدا یا مصطفیٰ

(71) آپ کے جز کون ہے جو سن سکے

عاصیوں کی التجا یا مصطفیٰ

(72) آپ ہی بے شک ہو ختم مریلیں

رب نے یہ فرما دیا یا مصطفیٰ

(73) صاف ہے نور علی نور سے یہ

آپ رب کا آئینہ یا مصطفیٰ

(74) آپ اول آپ آخر آپ ہی

ابتداء و انتہاء یا مصطفیٰ

(75) اولیں ہو آخریں ہو آپ ہی

آپ ہی رب کی ضیاء یا مصطفیٰ

(76) رب کے پیارے اور دلارے یا نبی

تم بے شک با خدا یا مصطفیٰ

(77) رب نے یہ فرما دیا قرآن میں

تم ہو محبوب خدا یا مصطفیٰ

(78) گنبد خضریٰ پہ چھا جاتی ہے جو

ہو میسر وہ گھٹا یا مصطفیٰ

(79) آپ نے کملی کو جب بکھرا دیا
چھا گیا سایہ گھنا یا مصطفیٰؐ

(80) ہو رہا ہے دہر میں چاروں طرف

ہر گھڑی محشر بپا یا مصطفیٰؐ

(81) مشکلیں شرمندہ ہو کر ٹل گئیں

نام جب بھی لے لیا یا مصطفیٰؐ

(82) آپ کی ہر بات سچ کا آئینہ

جو کہا وہ ہے بجا یا مصطفیٰؐ

(83) جگمگاتی ہے زمیں سے عرش تک

آپ کی نوری ضیاء یا مصطفیٰؐ

(84) بول بالاحق کا تھا چاروں طرف

کیا مقدس دور تھا یا مصطفیٰؐ

(85) حشر تک جاری محبت آپ کی

میری نسلوں میں بقا یا مصطفیٰؐ

(86) پیٹ پر پتھر جو باندھا آپ نے

یاد ہے وہ واقعہ یا مصطفیٰؐ

(87) یہ شرف حاصل حلیمہ کو ہوا

ہیں رضاعی والدہ یا مصطفیٰؐ

(88) آکے سب ہی ڈھیر قدموں میں ہوئے

وقت کے وہ سورما یا مصطفیٰؐ

(89) امتی ہیں آپ کے ہم بے گماں

یہ شرف ہم کو ملا یا مصطفیٰؐ

(90) خاتمہ بالخیر وقتِ نزع ہو

ہے دعا صبح و مسا یا مصطفیٰؐ

(91) جھک رہیں گے تا ابد شاہوں کے سر

آپ ہی کے زیر پا یا مصطفیٰؐ

(92) بولہب کا واقعہ ہے سامنے

اُس نے پائی ہے سزا یا مصطفیٰؐ

(93) آپ کے درپر کھڑا ہے دیر سے

ایک مفلس بے نوا یا مصطفیٰؐ

(94) اپنے قدموں میں بلا لے مجھے

ہے یہی اک التجا یا مصطفیٰؐ

(95) حال سب کا جانتے ہیں آپ ہی

کیا کروں میں التجا یا مصطفیٰؐ

(96) منحرف رہتا ہے جو بھی آپ سے

اس کا کیا ہو تذکرہ یا مصطفیٰؐ

(97) دل میں جس کے ہو عقیدت آپ کی

ہے اسی کا تذکرہ یا مصطفیٰؐ

(98) آپ کے ہاتھوں سے جس نے پی لیا

جامِ وحدت سے ہم یا مصطفیٰؐ

(99) تھا قناعت کا یہ عالم آپ کی
سوکھی روٹی تھی غذا یا مصطفیٰؐ

(100) کیوں نہ قرباں سادگی پر جاؤں میں
تھا بچھونا بوریا یا مصطفیٰؐ

(101) آپ کے نقشِ قدم طیبہ میں ہیں
ہر گلی میں جا بجا یا مصطفیٰؐ

(102) چاہے دنیا کا ہو کونا کوئی بھی
آپ کا ڈنکا بجا یا مصطفیٰؐ

(103) بس چلو وحدانیت کی راہ پر
ہے یہ قرآن میں لکھا یا مصطفیٰؐ

(104) ڈال دو جھولی میں اس کی رحمتیں
در پہ آیا ہے گدا یا مصطفیٰؐ

(105) ہے یقین مجھ کو بلائیں گے ضرور
میں گدا ہوں آپ کا یا مصطفیٰؐ

(106) آپ کا ہر قول سچا یا نبیؐ
سب کا اس پر اکتفا یا مصطفیٰؐ

(107) کیسے پہچانوں میں سچا کون ہے
ہیں منافق جا بجا یا مصطفیٰؐ

(108) دامنِ سنت کو تھامے جو کوئی

پائے گا رب کا پتہ یا مصطفیٰؐ

(109) ہاں قرآنِ پاک کو پڑھنے ہی سے

میل گئی راہِ ہدیٰ یا مصطفیٰؐ

(110) آپ نے مکہ میں رکھا جب قدم

بت ہوئے سارے فنا یا مصطفیٰؐ

(111) جو تھے دیں پر چلنے والے راہرو

ہو گئے وہ سب بقا یا مصطفیٰؐ

(112) ناس کی سورت جو نازل ہو گئی

کھل گئی ہر اک گرہ یا مصطفیٰؐ

(113) ہو گئے منسوخ پچھلے دین سب

دینِ حق جب آ گیا یا مصطفیٰؐ

(114) کی دعا امت کی بخشش کے لئے

ہو گیا راضی خدا یا مصطفیٰؐ

(115) آپ کے قدموں کا ہے ادنیٰ طفیل

دیکھتے ہیں سب ضیا یا مصطفیٰؐ

(116) آپ کے لائے ہوئے قرآن میں

ہر مرض کی ہے دوا یا مصطفیٰؐ

(117) سب یقیناً آپ کی ہر بات پر

متفق ہیں ہر جگہ یا مصطفیٰؐ

(118) ہو گیا ناکام اپنے عزم میں

ہے پشیمائیں ابرہہ یا مصطفیٰؐ

(119) آپ کے اخلاق کے آگے سبھی

کوئی دشمن کب ٹکا یا مصطفیٰؐ

(120) پشت کا ٹیکا بنا تھا پیڑ جو

ہے وہ جنت میں ہرا یا مصطفیٰؐ

(121) لمس پا کر آپ کے ہاتھوں کا وہ

پیڑ اک دن میں اُگا یا مصطفیٰؐ

(122) انبیاء کے واسطے خالی جو تھا

ہو گیا پُر وہ خلا یا مصطفیٰؐ

(123) میں غلام ابنِ غلام ابنِ غلام

نسل سے ہوں آپ کا یا مصطفیٰؐ

(124) وقت رخصت ہے دعا سجاد کی

لب پہ ہوصلِ علیؑ یا مصطفیٰؐ

(125) جو بھی ہے جیسا بھی ہے سجاد یہ

آپ کا ہے آپ کا یا مصطفیٰؐ

منقبت در شان حضرت و تدوکن سید شاہ عبداللہ شاہ قادری لا ابالی البیلانی
المعروف پتھر والے صاحب قدس اللہ سرہ
(11 اشعار)

(۱) ہو گیا ہے ہر کوئی دیوانہ عبداللہ کا
معترف ہے یہ جہاں بھی سارا عبداللہ کا

(۲) حشر تک قائم رہے یہ ہے دعا اللہ سے
سب مریدوں کے سروں پر سایہ عبداللہ کا

(3) خواب میں ہی ہو میسر آپ کا دیدار اب
آرزو ہے دیکھ لوں میں جلوہ عبداللہ کا

(4) قدسیاں سب جاگتے ہیں جھومتے ہیں ہر گھڑی
سب کے لب پر ہے مچلتا نغمہ عبداللہ کا

(5) جو بھی آیا فیض پایا آپ کے دربار سے
فیض کا جاری ہے دیکھو چشمہ عبداللہ کا

(6) جگگاہٹ چاند تاروں سے بھی بڑھ کر ہے یہاں
کتنا نورانی ہے دیکھو روضہ عبداللہ کا

(7) پیش کرتے ہیں مبارکباد آپس میں مرید
بٹ رہا ہے آج ان میں صدقہ عبداللہ کا

(8) سب پہ شفقت کی نظر رکھتے ہیں کامل پیر ہیں
سب مریدوں پر ہے یکساں سایہ عبداللہ کا

(8) آپ ہی کا نام ہے جو شہر میں چاروں طرف
نچ رہا ہے اب شہر میں ڈنکا عبداللہ کا

(9) ہر طرف نورانیت ہے آپ کے دربار میں
جا کے دیکھا میں نے روضہ اُجلا عبداللہ کا

(10) عرس میں آکر جو دیکھا سید سجاد کو
ہو بہ ہو نقشہ لگے ہے پورا عبداللہ کا

(11) ناز ہے سجاد کو بھی سلسلہ پر آپ کے
غوث سے ملتا ہے جا کر شجرہ عبداللہ کا

مناقب

درشان حضرت اسدالمشاخ

سید شاہ سجاد پاشا قادریؒ

اک مہربان و سخی سجاد پاشا قادری

(۱) شادمانی سروری سجاد پاشا قادری
دلبری ہے دیدنی سجاد پاشا قادری

(۲) شیخ کامل، بحر حلم و عفو کے عواض بھی
یہ بڑی تھی خسروی سجاد پاشا قادری

(۳) ہر مرید و معتقد کی، فیض بہم بہم پیر سے
یوں بجھائی تشنگی سجاد پاشا قادری

(۴) ان کا چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا سب دیکھئے
زیست میں تھی سادگی سجاد پاشا قادری

(۵) آل احمد مصطفیٰ مولیٰ علی غوث الوری

نور سے وابستگی سجاد پاشاہ قادری

(۶) تھے مزاج نرم کے حامل حلیم و خوب رو

پر ضیاء سنجیدگی سجاد پاشاہ قادری

(۷) ہر زاعی کیفیت کا حل بتاتے شان سے

مسکلی یا مذہبی سجاد پاشاہ قادری

(۸) آپ کے اخلاق کا کردار کا ہے معترف

خاندان چکری سجاد پاشاہ قادری

(۹) آج بھی ان کی کمی محسوس کرتے ہیں سبھی

ہندو مسلم دونوں ہی سجاد پاشاہ قادری

(۱۰) ایک ضیغ منیت کے تھے مشائخ میں اسد

صوفی و صافی صنی سجاد پاشاہ قادری

(۱۱) یہ مہین آپ کی ہے شخصیت کا معترف

با عمل اور متقی سجاد پاشاہ قادری

از: ڈاکٹر سید عبدالہمید قادری لاابالی البھیلانی

سجادہ نشین بارگاہ حضرت و تدوکن سید شاہ عبداللہ شاہ قادری لاابالی البھیلانی

المعرف پتھر والے صاحب، حیدر آباد۔ محقق و مدون کتاب ہذا۔

غوثِ اعظمؒ کے کرم سے ہو گئے ہیں جنتی

حضرت سجاد ہیں اللہ کے کامل ولی
غوثِ اعظمؒ سے بہت تھی آپ کو الفت دلی

آپ نے مسجد بنائی غوثؒ کے ہی نام سے
آپ کو دنیا میں ہی اللہ کی جنت ملی

حضرت سجاد کے جیسی نہیں کوئی مثال
آپ میں تھی سادگی اور سادگی کی زندگی

آپ کے در پر بنے حفاظ دیکھو بے مثال
آپ نے کی زندگی بھر دین کی خدمت بڑی

نام ہے سجاد باشا، ہیں مشائخ میں اسد
زندگی بھر آپ نے کی ہے خدا کی بندگی

آپ کی اولاد میں غوث و غزالی، غازی ہیں
تینوں کو ہے آج بھی زندگی بھر آپ سے الفت دلی

آپ کا داماد ہوں میں آپ ہیں میرے خسر
دونوں کو آپس میں ہے یہ دیکھئے بڑی اُلفت دلی

آپ کا نام بہم بہم پیر ہے سجاد پیر
آپ کے ہی نام سے لوگوں میں تھی ہیبت بڑی

آپ کے در پر ہمیشہ رہتا لوگوں کا ہجوم
آپ جیسے اک قمر اور وہ ہے تاروں کی لڑی

غوث اعظمؒ غوث اعظمؒ کہتے کہتے چل بے
غوث اعظم کے کرم سے ہو گئے ہیں جنتی

آپ سا کوئی نہیں ہے آپ سا کوئی نہیں
سادگی سے زندگی پوری گزاری ہے محی

منجانب:

مفتی سید عبدالمستعان قادری لاابالی الجیلانی

کامل الفقہ جامعہ نظامیہ

داماد حضرت اسدالشاخ قدس اللہ سرہ

منقبت در شان حضرت اسدالشاخ قدس اللہ سرہ

غوثِ اعظم سے تھی الفت آپ کو بے شک دلی
 غوثِ اعظم کے کرم سے ہو گئے ہیں جنتی
 آپ کے نقش قدم پر جو چلا وہ ہو گیا
 جنتی بس جنتی بس جنتی بس جنتی
 حضرت سجاد کی آمد سے محفل میں ہر اک
 دشمنوں کے دل میں رہتی تھی ہمیشہ کھلبلی
 بن گئی بگڑی جو آیا آپ کے دربا میں
 سب مریدوں کی بُجھائی آپ نے ہی تشنگی
 حضرت سجاد کے داماد ہے بیشک محی
 ہے خسر داماد میں ہر آن لمحہ جو الفت بڑی
 آپ کی آمد ہوئی ہے خواب میں احقر کے جو
 آج بھی ہے دیکھئے چشمِ کرم یہ آپ کی

منجانب:

مفتی محمد اسلم خان احقر

کامل الفقہ جامعہ نظامیہ

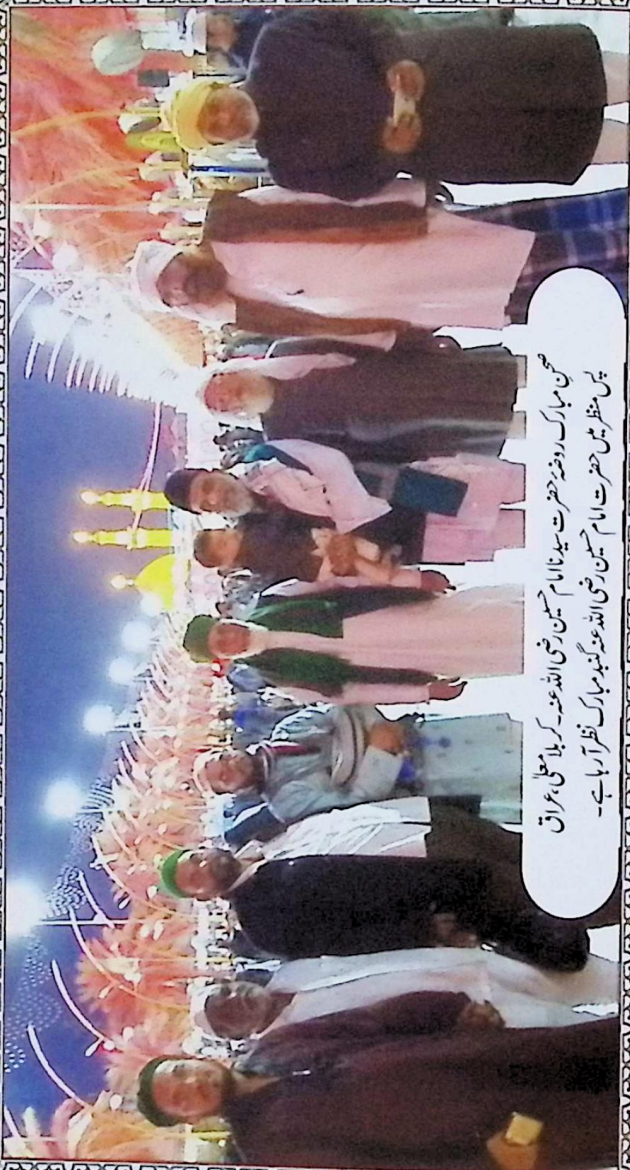
ایم۔ اے۔ فارسی مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی



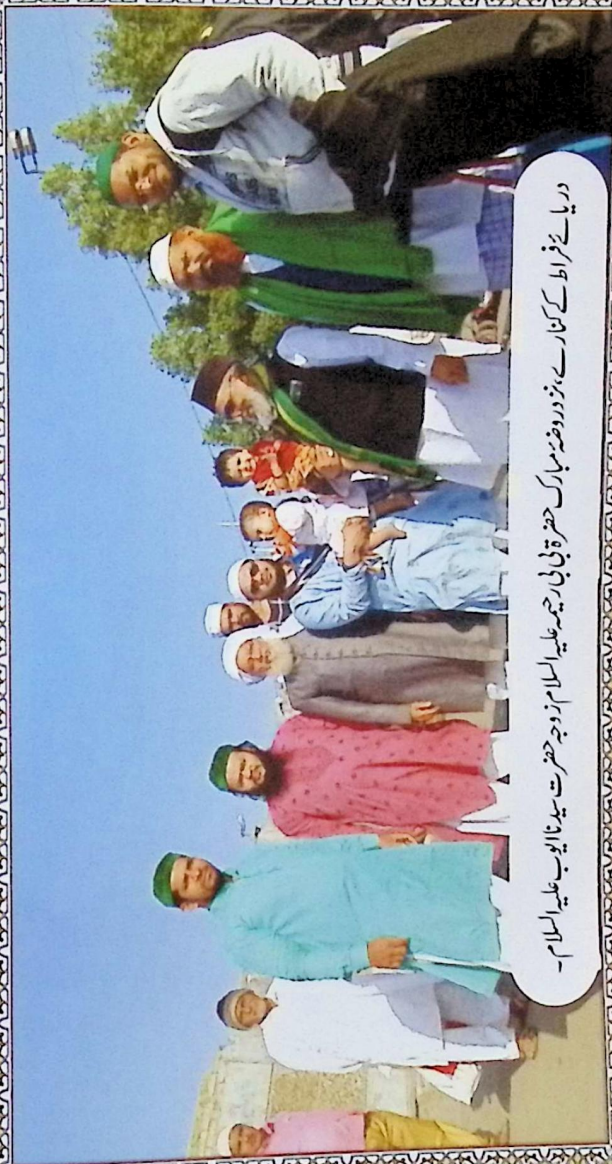
صحیح مبارک روزِ حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ دائیں سے محمد منیب، حضرت اسد المصباح، امام و خطیب مسجد حضرت جنید بغدادیؒ،
ڈاکٹر سید عبدالکبیر قادری، حضرت مولانا محمد سمیع اللہ خان قادری دیکھے جاسکتے ہیں۔



بارگاہ حضور نعت پاک رضی اللہ عنہ میں حیدرآباد کے مشہور و معروف بزرگ حضرت علامہ محمد عبداللہ قریشی الازہری
کی تدفین کے دن قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔



صحیح مبارک روضہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ۔ کربلا معلیٰ، عراق
پس منظر میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ گنبد مبارک نظر آ رہا ہے۔



دریائے فراط کے کنارے، نذر و نذر مبارک حضرت بی بی رحیمہ علیہ السلام زوجہ حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام۔



روضہ مبارک حضرت سید ناسری سقنی و سیدنا جلیل بغدادی رضی اللہ عنہما کے آستانہ میں حاضری دیتے ہوئے۔



روضہ مبارک حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم و سیدنا امام تقی رضی اللہ عنہما کاظمین۔ عراق



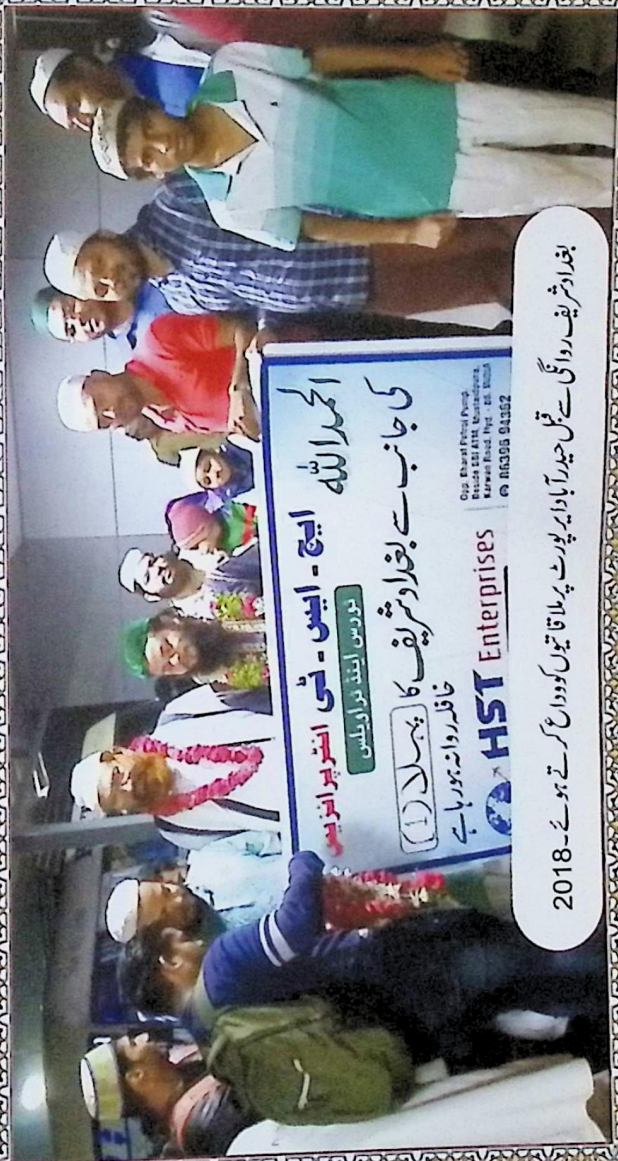
حضرت اسد المشائخ اپنی نواسی سیدہ امیرہ بی بی صاحبہ کو گود میں لئے ہوئے۔



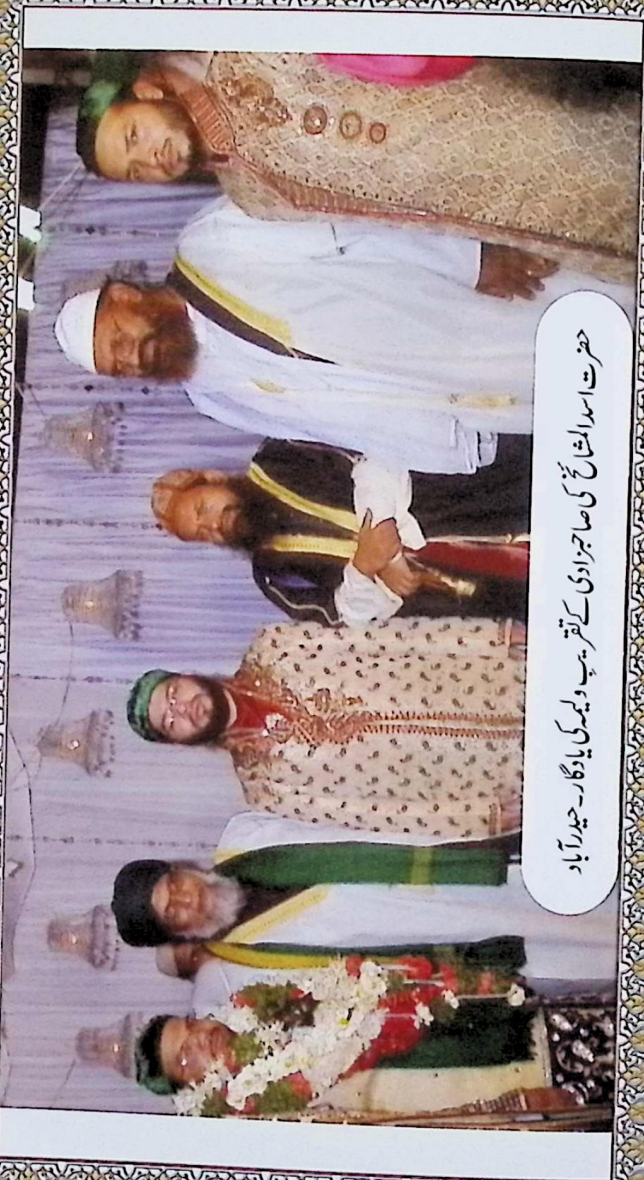
بارگاہ حضرت پتھروالے صاحبؒ میں حضرت مولانا شاہ محمد فصیح الدین نظامی صاحب
کو تہنیت پیش کرتے ہوئے۔ تصویر میں فقیہ دکن حضرت علامہ مولانا مفتی خلیل احمد صاحب
قبلہ مدظلہ العالی شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ اور حضرت اسد المشائخ



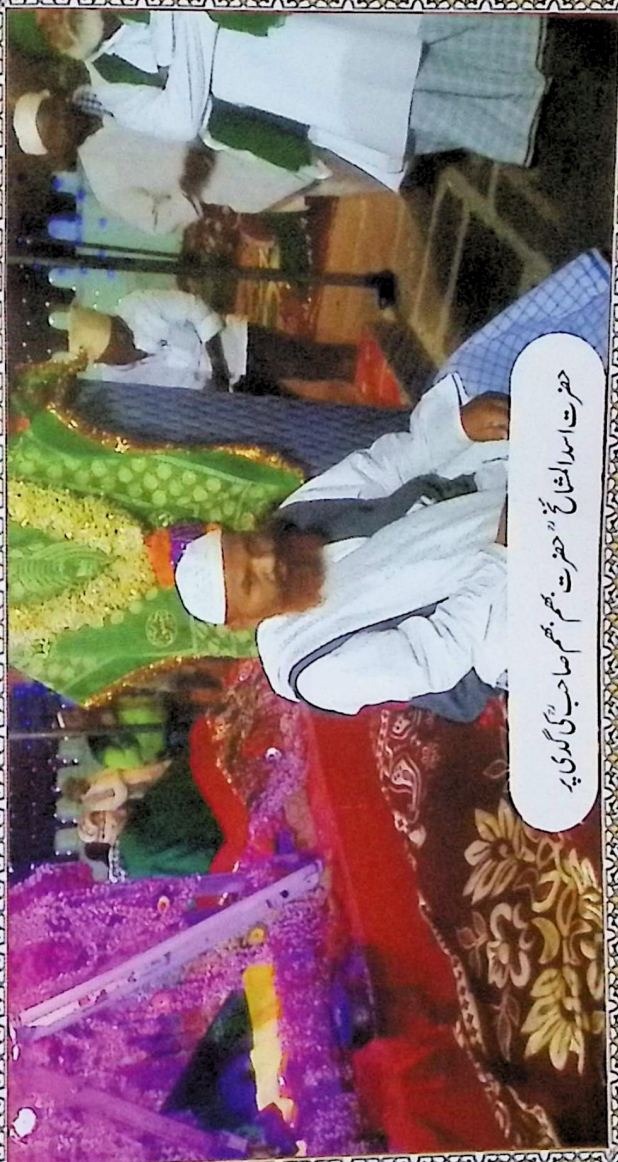
حضرت اسدالشاہؒ اور حضرت تاج المشائخؒ کی ایک یادگار



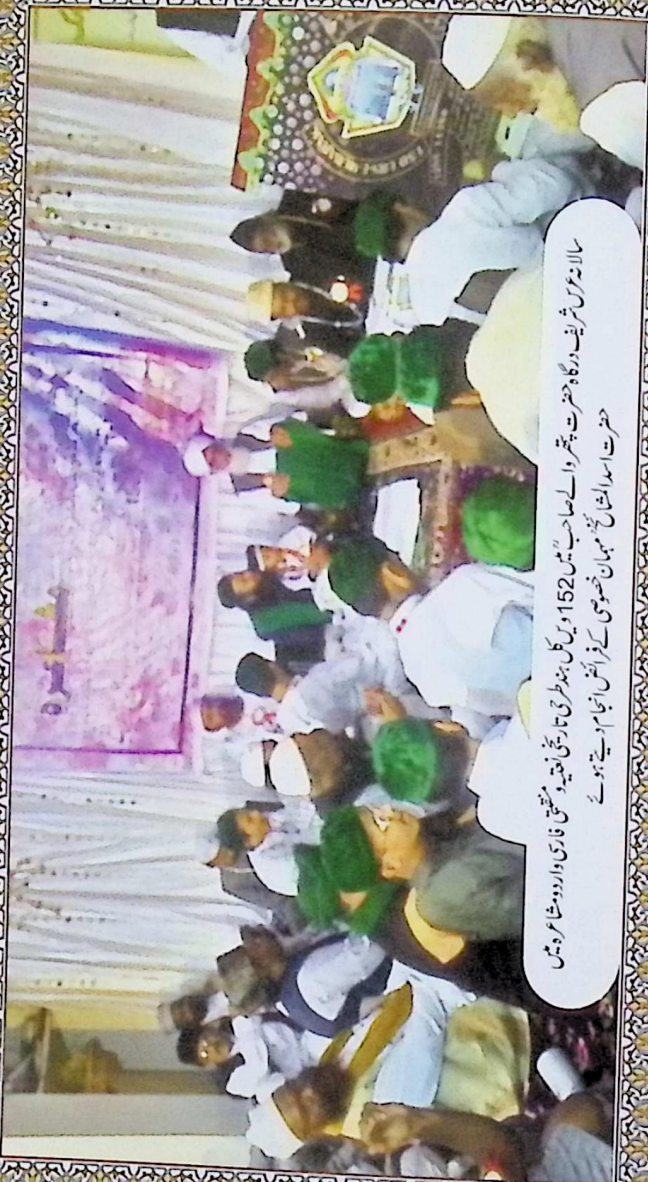
بغداد شریف روانگی سے قبل حیدرآباد ایرپورٹ پر ملاقاتیوں کو وداع کرتے ہوئے۔ 2018



حضرت اسد الماشائخ کی صاحبزادی کے تقریب ولیمہ کی یادگار۔ حیدرآباد



حضرت اسد الشانح " حضرت مہم بہم صاحب کی گدی پر





حضرت اسدالشاخؒ کی نماز جنازہ کے بعد دعا کرتے ہوئے۔ بمقام مسجد غوث اعظم واقع بگلانہ پل



حضرت اسدالشاخؒ کی فاتحہ جہلم کے موقع پر خلف اکبر سید شاہ محمد غوث پاشاہ قادری کی رسم سجادی



جلوس صندل حضرت سید شاہ نبی شاہ قادری بھم بھم صاحبؒ۔

بارگاہ حضرت سید شاہ نبی شاہ قادریؒ میں صندل کی پیشکش





**Khosusi Peshkash Imsaal 250 sala
Urs-e-Mubarak Hazrat Bham Bham Saheb**

***Asad-ul-
Masha'eq***

Sawane
Umri ma'Ajdaad

Hazrat Syed Shah
Sajjad Basha Quadri
Alallahu Muqamahu

Tahqeeq wa Tadween

Qitmeer Ghous-e-Azam (Rz) wa Lateef laubali
Dr. Syed Abdul Mohaimin Quadri

Laubali Al-Jilani Sajjad Mohiuddin

Sajjada Nasheen Rabe Bargah Hazrat Watad Deccan
Al-Marroof, Patthar wale Saheb, Hyderabad.

Zaer-e-Ehtemaam

Syed Mohd Ghouse Basha Quadri Sajjada Nasheen
Syed Shah Mohd Gazali Quadri wa Syed Shah Mohd Ghazi Quadri
Syed Abdul Mastaan Quadri Laubali Al-Jilani (Damad Hazrat Asad-ul-Mashaeq)
Hazrat Haadi-E-Deccan, Library & Research Institute, Hyderabad